مجلہ

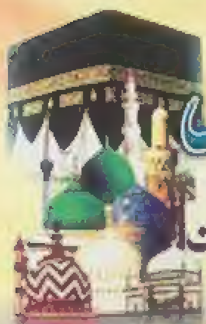
الحقیقہ



درسِ قرآن

درسِ حدیث

اداریہ نیا اسلامی سال



توحید

اور محبوبانِ خدا کے کمالات

اہلِ بیتِ رسول

سے صحابہ کرام کی عقیدت

شہادتِ عظمیٰ

مارچ 2004ء

قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی

اولیاء اللہ

کی ضرورت و اہمیت

حمد ونعت

ان کا رب پھر ان کا رب ہے ، خود ان جیسا کوئی نہیں ہے
یکتا کے ہیں مظہر یکتا ، ایسا یکتا کوئی نہیں ہے
ایک وہی مہمان خدا کے ، منزل اَوْ اَدنیٰ میں ٹھہرے
جبرئیل پہ تو کچھ اور بھی پہنچے ، عرش پہ پہنچا کوئی نہیں ہے
اپنے رب کو دیکھا انہی نے ، ان کو بھی دیکھا تو رب ہی نے
ان دو کا ان دو کے علاوہ دیکھنے والا کوئی نہیں ہے
ان کو کون و مکاں کا داتا ان کے رب نے بنا کر بھیجا !
ایسا حامی ، ایسا ناصر ، ایسا مولا کوئی نہیں ہے
سرور دوراں ، منبع احسان، مہبط قرآن ، حاصل ایماں
ان کے سوا القاب کچھ ایسے جس کو ہوں زیبا کوئی نہیں ہے
وہ ارحم یہ اس کی ہیں رحمت وہ معبود یہ جان عبادت
بے ان کے جو اس تک پہنچا ، حاشا و کلا کوئی نہیں ہے
دامن بھرنے والے سب کے ، ہیں محتاج تو اپنے رب کے
فضل مجسم، فیض سراپا ، اور بھی ہے کیا؟ کوئی نہیں ہے
وحدت کا وہ جام پلایا ، بندوں کو مولا سے ملایا !!
ہے کوئی ایسا اور بھی ہادی؟ ہاں ہاں ، ایسا کوئی نہیں ہے
مولا اپنے نبی کا صدقہ ، عشق عطا کر اپنے نبی کا
اس کے سوا مقصود مرا اے رب کعبہ کوئی نہیں ہے
سخت بھنور اور دور کنارا ، ڈوب چلی ملت کی نیا
تیرے سوا اب کس کو پکاریں؟ اور سہارا کوئی نہیں ہے
شاہ لاثانی پہ فدا ہوں ، نقش لاثانی کا گدا ہوں
دونوں رہبر ، دونوں سر پر ، آسی کھٹکا کوئی نہیں ہے

(پروفیسر محمد حسین آسی)

يا ايها النبي جاهد الكفار والمنافقين واغلظ عليهم

(اے نبی! جہاد کرو کافروں اور منافقوں سے اور ان پر سختی کرو (التوبہ ۔ ۷۳))

ماہنامہ

مجلہ الحقیقہ

(پاکستان)

مجریہ / صفر ۱۴۲۵ھ مارچ 2004ء — جلد نمبر 4 — شمارہ نمبر 5

زیر سرپرستی

مفکر اسلام حضرت علامہ

مولانا پروفیسر **محمد حسین** نقشبندی قادری حسینی آسی

فہرست

زر تعاون

پاکستان (فی پرچہ) 15 روپے سالانہ بذریعہ ڈاک 150 روپے

	فی پرچہ	سالانہ
یورپ	1 پونڈ	10 پونڈ
امریکہ	1.5 ڈالر	15 ڈالر
عرب ممالک	3 ریال	30 ریال

رابطہ: صوفی محمد ... دفتر الحقیقہ ...

پبلشر: پروفیسر محمد حسین آسی نے ... پرنٹرز ... مرکزی دفتر مجلہ الحقیقہ ... فون نمبر 45173 ... سے شائع کیا

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

یونس - ۶۲

ترجمہ: سن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

اداریہ

نیا اسلامی سال

[illegible]

ہر سال نظر آتی ہے مجھے ہر چیز اداس اور آزردہ
فطرت بھی غمگیں ہو جاتی ہے جب ماہ محرم آتا ہے

اسلامی تقویم کے نئے سال ۱۴۲۵ھ کا آغاز یکم محرم سے ہو گیا۔ اس تقویم کا آخری مہینہ ذوالحج حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے عظیم و جلیل جذبہ قربانی کی یاد دلاتا ہے تو اسی مہینے کے متصل بعد آنے والے نئے سال کا پہلا مہینہ محرم الحرام دنیا کے عظیم ترین سانحہ شہادت کے خونیں واقعات کی درد انگیز یادوں کو اپنے جلو میں لئے آتا ہے۔ یہ سانحہ شہادت ۱۰ محرم ۶۱ھ کو کربلائے معلی کی تپتی ہوئی ریت پر رونما ہوا جب یزید پلید کی کم و بیش بائیس ہزار کی افواج قاہرہ نے نواسہ رسول، جگر گوشہ بتول، شہزادہ مظلوم قیام سراپا صدق و ارتضا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو صرف بہتر ساتھیوں سمیت دریائے فرات کے کنارے انتہائی بے دردی کے ساتھ بھوکا پیاسا رکھ کر دعوت پیکار دی اور راکب دوش رسول ﷺ نوجوانان جنت کا سردار کسی مصلحت دنیوی کو خاطر میں لائے بغیر محض اسلام کے تحفظ کی خاطر صبر و استقامت سے لیس ہو کر میدان میں آ گیا۔ بدبختان روسیہ نے نواسہ رسول ﷺ کو شہید کرنے کے بعد آپ کے سر اقدس کو جسم اقدس سے الگ کیا۔ تذکرہ سبط ابن الجوزی کے مطابق آپ کے جسم مقدس پر تینتیس (۳۳) زخم نیزوں کے اور چالیس (۴۰) زخم تلوار کے تھے اور آپ کے کرتہ شریف میں ایک سو اکیس (۱۲۱) سوراخ تیروں کے تھے۔ اس کے بعد سنگدلی کی انتہا یہ کر دی کہ گھوڑوں کی ٹاپوں سے آپ کے جسد اطہر کو ریزہ ریزہ کر ڈالا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف ۵۶ سال ۵ ماہ ۵ دن تھی۔

خاندان رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے باقی ماندہ افراد (جن میں حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے سوا اکثریت پردہ نشین خواتین تھی) کو قیدی بنا لیا گیا۔ شہیدوں کے سر نیزوں پر چڑھا لئے گئے اور کوفے کے کوچہ و بازار میں ان قیدیوں اور شہیدوں کے سروں کا جلوس نکالا گیا۔ ان سروں کی تفصیل بھی سن لیجئے۔

بیس خاندان بنی ہاشم کے علاوہ تیرہ سر قبیلہ کندہ کے، بائیس سر ہوازن کے، سترہ بنو تمیم کے، سولہ سر بنو اسد کے اور سات سر بنو مذحج کے۔

شیعہ مذہب کی مشہور کتاب جلاء العیون کے مطابق اس جلوس میں حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے اس حالت اسیری میں درد و غم سے لبریز خطبات بھی ارشاد فرمائے۔ جن میں حضرات نے اللہ کی حمد، خاندان رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی عظمت، اپنے قافلہ سالار کے اور ان کے وفادار اہل نسب و نسبت کی شہادت اور کوفیوں کی بدترین بدعہدی کا ذکر فرمایا، اس کے بعد ان کے عبرتناک انجام کی پیشگوئی کی۔ حضرت سید سجاد رضی اللہ عنہ نے اس مجمع پر اپنے خطبے کا اہتمام فرمایا

جن لوگوں نے انھیں قتل کیا ہے ان کی سزا جہنم ہے۔"

حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا

"اے بے وفا اور دغاباز کوفیو! کیا تم اب روتے اور ماتم کرتے ہو۔ خدا تمہیں ہمیشہ رلائے اور تمہارا رونا اور ماتم کرنا کبھی ختم نہ ہو۔ تم بہت رو لو اور تھوڑا ہنسو"

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا

"اے کوفہ والو! تمہارا برا حال ہو اور تمہارے منہ سیاہ ہوں۔ تم نے میرے پیارے بھائی کو بلایا پھر ان کو چھوڑ دیا اور ان کی مدد نہ کی۔ تمہاری بے وفائی اور غداری کی وجہ سے وہ قتل ہوئے، ان کا مال و اسباب لوٹ گیا اور ان کے اہل بیت قیدی بنے۔ اب تم ان پر روتے ہو۔ خدا تم کو ہمیشہ رلائے۔"

تاریخ انسانی کے اس دردناک ترین واقعے کو بیتے ابھی ایک دو دن ہی گزرے تھے۔ جن بہنوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ جیسے بے مثال بھائی کے اور جس کے فرزند سعید نے اپنے لاجواب باپ رضی اللہ عنہ کے اپنی آنکھوں سے خاک و خون میں لوٹنے کا منظر دیکھا ہو ان کی شدت غم کا کون اندازہ کر سکتا ہے، جب کہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی اس کا اثر یہ ہے کہ اپنے ہی نہیں، پرائے بھی اس دردناک سانحے کو (دیکھ کر نہیں) سن کر ہی اشکبار ہو جاتے ہیں۔ اور پھر جس جس میں درد و سوز انسانیت کا، غمگساری و ہمدردی کا اور سوز و گداز کا جتنا حصہ ہوتا ہے، وہ اتنا ہی اور بھی غمزدہ ہو جاتا ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہٗ کی روایت کے مطابق تاج الاصفیاء، سراج الاولیاء، شیخ الاسلام والمسلمین، برہان المحققین حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ نے محرم کے پہلے عشرہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ (فارسی عبارت کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے)

"اس عشرے میں کسی اور کام میں مشغول نہیں ہونا چاہیے، سوا طاعت، تلاوت، دعا و نماز وغیرہ کے۔ اس لئے کہ اس (عشرے) میں قہر الٰہی بھی ہوا ہے اور بہت رحمت الٰہی بھی نازل ہوتی ہے۔ بعد ازاں فرمایا کہ تجھے معلوم نہیں کہ اس عشرے میں حضور سرور عالم ﷺ پر کیا گزری؟ اور آپ کے فرزندوں کو کس طرح بے رحمی سے شہید کیا گیا۔ بعض پیاس کی حالت میں شہید ہوئے کہ ان بدبختوں نے ان اللہ کے پیاروں کو پانی کا ایک قطرہ تک نہ دیا۔ جب شیخ الاسلام نے یہ بات فرمائی تو ایک نعرہ مار کر بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش میں آئے تو فرمایا کیسے سنگدل، کافر، بے عاقبت، بے سعادت اور نامہربان تھے حالانکہ انھیں خوب معلوم تھا کہ یہ دین و دنیا اور آخرت کے بادشاہ ﷺ کے فرزند ہیں، پھر بھی انھیں بڑی بے رحمی سے شہید کیا اور انھیں یہ خیال نہ آیا کہ کل قیامت کے دن حضرت خواجہ عالم ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے"(راحت القلوب۔ شام کربلا)

دس محرم سنہ 61ھ کو جب یہ واقعہ پیش آیا خود حضرت سرور عالم ﷺ کے دل پر کیا گزری تھی؟ آیئے آخر میں اس کا کچھ حال جانیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں۔

"میں نے ایک روز دوپہر کے وقت خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے بال مبارک بکھرے ہوئے گرد آلود ہیں دست مبارک میں خون بھرا شیشہ ہے، میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیا ہے؟ (ماھذا) فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، میں اسے آج صبح سے اٹھا رہا ہوں (ھذا دم الحسین واصحابہ ولم ازل التقطہ منذ الیوم) ابن عباس فرماتے ہیں، میں نے اس وقت کو اور تاریخ کو یاد رکھا۔ جب خبر آئی تو معلوم ہوا حضرت حسین اسی وقت شہید کئے گئے تھے (بیہقی۔ احمد۔ مشکوٰۃ)

حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔

تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں روتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ کے سر مبارک اور ریش اقدس پر گرد و غبار ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ کیا حال ہے؟ (مالک یا رسول اللہ) فرمایا میں ابھی حسین کی شہادت گاہ پر گیا تھا (شھدت قتل الحسین انفا)

(المستدرک۔ مشکوٰۃ)

جب سید الصابرین بلکہ امام صبر و رضا علیہ السلام کا یہ حال ہے تو کون سنگدل ہے جو اپنے آنکھوں کی برسات کے بغیر پڑھ سکے یا لکھ سکے یا سن سکے۔ اس میں کیا شک ہے کہ حرص و ہوس کے بندوں نے اپنے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا لحاظ رکھا نہ ان کے عظیم نور نظر رضی اللہ عنہ کی نسبت کو پہچاننے کی کوشش کی، وہ ایسے تھے اور اندھوں سے بھلا کچھ متوقع ہوتا ہے۔

مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ ہم کیا ہیں اور کیا ہم حضرت شبیر رضی اللہ عنہ کو پہچانتے ہیں۔ اگر ہمیں واقعہ کربلا کے پس منظر اور شہنشاہ کربلا رضی اللہ عنہ کی قربانی کے مقصد کا علم ہی نہیں تو ہم بھی دیکھنے کے باوجود اندھے ہیں۔ آج بھی ہمارے کرتوت اگر یزید پلید اور شمر و ابن زیاد کی سیرت کا عکس ہی ہیں تو اس محرم کو رونے دھونے کے باوجود سوچئے ہمارا نام کس گروہ میں شامل کیا جائے گا۔

آیئے اپنے کردار کا جائزہ لیں اور روئیں تو اپنے کردار پر بھی کبھی روئیں۔ آخر ہمارا دل ایسا سخت کیوں ہوگیا ہے کہ دردناک سے دردناک واقعے کا بھی اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ہاں آئیں ماتم کیجئے مگر کس کا؟ اپنی بے حسی کا۔ بش جیسا یزید ہمارے دین و ایمان کا سب سے بڑا دشمن، یزید کی طرح اسلام کے خون کا پیاسا ہے مگر ہم کیا کر رہے ہیں عزت اسلام کے اس بڑے دشمن کو بھی حرمین شریفین کی عزت و حرمت کی حفاظت کا ٹھیکیدار بنا لیا ہے، بہر حال ہمیں بلکہ ساری ملت اسلامیہ کو خون امام علی جدہ و علیہ السلام کی قدر کرنی چاہیے۔ میرے نزدیک اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر سال ۱۰ محرم الحرام کو یوم توبہ منایا جائے۔ یوم توبہ پاکستان سے شروع ہو کر پھر تمام ملت اسلامیہ میں پھیلتی جائے۔ سنت کی خوشبوؤں سے سارے جہان کو معطر کردیں اور ظلم و ستم کا سیاہ ہستی سے نام و نشان تک مٹادیں۔ کربلا کا اصل پیغام یہی ہے اگر سمجھیں۔

علماو مشائخ کنونشن:

وزارت مذہبی امور و زکوٰۃ و عشر حکومت پاکستان کے زیر اہتمام ۱۸ فروری ۲۰۰۴ء کو کلب روڈ اسلام آباد میں یک روزہ کل پاکستان علماو مشائخ کنونشن کا انعقاد ہوا جس میں سینکڑوں علماو مشائخ شامل ہوئے۔

تلاوت و نعت کے بعد قبلہ حاجی حنیف طیب مدظلہ العالی نے کنونشن کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور بتایا کہ حاضری کے اعتبار سے اتنا بڑا کنونشن اس سے قبل نہیں ہوا۔ فضا بار بار نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے گونجتی رہی اور حسب موقع نعرۂ حیدری سے بھی حاضرین کو محظوظ کیا گیا۔

مختلف علماو مشائخ کے بعد صدر نے گویا اسلام اور امن پسندی کے موضوع پر اظہار خیال فرمایا اور بتایا حضرت داتا گنج بخش، حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر، حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی اور حضرت لعل شہباز قلندر علیہم الرحمۃ نے جس حسن اخلاق سے اسلام پھیلایا تھا آج بھی اسی انداز کی ضرورت ہے۔ دہشت گرد لوگوں کا جہاد سے کوئی بھی تعلق نہیں یہ محض اسلام کو بدنام کرنے والے مفسد لوگ ہیں۔

جناب صدر نے میزائل پروگرام اور کشمیر موقف سے دستبردار نہ ہونے کا یقین دلایا۔ کاش ساتھ ہی ساتھ یہ بھی یقین دہانی کرادیتے کہ آئندہ یہاں بسنت جیسا ہندوانہ میلا بھی نہیں منایا جائے گا اور عیاشی و فحاشی پر بھی مکمل پابندی عائد کی جاتی ہے بلکہ کیا ہی بہتر ہوتا اگر دو چار دن بعد آنے والے موجودہ محرم الحرام کی مناسبت سے یہ اعلان بھی کیا جاتا کہ جس عظیم مقصد کے لیے فرزند رسول، جگر گوشہ بتول، حضور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے خاندان کے علاوہ اہل بیت کی قربانیاں بارگاہ خداوندی میں پیش کی تھیں ان کا احترام کرتے ہوئے اعلان کرتے ہیں کسی بش یا یزید کی پروا نہیں کریں گے اور ایسے تمام قوانین منسوخ کرتے ہیں جو اسلام کے خلاف ہیں۔

لگتا ہے صدر صاحب یہ کام بھی ایک نہ ایک دن ضرور کریں گے کیونکہ آخر سید تو ہیں۔ چنانچہ کنونشن میں ان کے سید ہونے کا اعلان بھی بڑے شد و مد سے ہوا اور گویا جناب صدر کو اپنے سید ہونے کے تقاضوں کا احساس ہے۔

یہی بات یہ ہے کہ پاکستان کا ہر مخلص فرد اس کنونشن سے بہت خوش ہے۔ زیادہ تر مندوبین وہی تھے جن کے آباؤ اجداد نے قائد اعظم علیہ الرحمۃ کے ہاتھ مضبوط کئے اور یوں پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ اب اس وقت استحکام پاکستان کی ضرورت ہے۔ انہیں نفوس قدسیہ کے وارث پھر میدان میں آگئے ہیں تو یقیناً یہ نیک شگون ہے۔ مگر علمائے دیوبند و نجدیہ اس صورت حال سے بہت پریشان دکھائی دیتے ہیں۔ اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ قیام پاکستان ان کے نہ چاہنے کے باوجود ممکن ہوگیا انہیں خطرہ ہے کہیں استحکام پاکستان بھی ان کے نہ چاہنے کے باوجود ممکن ہو جائے۔ بزرگان دین قیام پاکستان کے بعد پھر اپنی خانقاہوں میں چلے گئے تاکہ کہیں سیاست میں حصہ لے کر ان کی جدوجہد کا ثواب ختم ہو جائے (جس طرح ابدالی علیہ الرحمہ مرہٹوں کی قوت تباہ کر کے واپس افغانستان

چلا گیا تھا کہ مسلم حکومت ہند پر قبضہ کر کے کہیں جہاد کا ثواب نہ جا رہا ہے؟ مگر افسوس صوفی خانقاہوں میں چلے گئے تو پاکستان دشمن مولویوں کو کھل کھیل کر پاکستان کو گالیاں دینے اور کمزور کرنے کا موقع مل گیا۔ چنانچہ مفتی محمود کا یہ الہامی شہ پارہ کسے یاد نہیں جو انہوں نے بھٹو کے دور میں دیا تھا۔

"خدا کا شکر ہے ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں ہوئے" اور اس کے بیٹے (فضل الرحمن) نے بھٹو کی بیٹی (بے نظیر بھٹو) کے دور میں کہا تھا۔

"پاکستان کا قیام اس صدی کا سب سے بڑا فراڈ ہے"

اب اس کنونشن سے بہت ہراساں ہیں۔ انہیں شکایت ہے کہ ہمیں نظر انداز کیا گیا۔ ہمیں معلوم نہیں حکومت نے انہیں بلایا یا نہیں بلایا ہاں عقل کی رو سے بھی یہ بات ظاہر ہے کہ انہیں اس قسم کے کنونشن سے کیا تعلق ہو سکتا ہے جو استحکام پاکستان کے لئے بلایا گیا ہو۔ انہیں ایسے کنونشن میں مدعو ہونا چاہئے جو استحکام پاکستان کی مخالفت کے لئے منعقد ہو۔ شاید انہیں اس لئے بھی دکھ ہو کہ مراقبے میں جو صوفی پھر سامنے آ کھڑا ہو گیا ہے۔ اگر دشمن ہوشیار ہو تو پھر ممکن ہے ان کی بے چینی کی وجہ نعرۂ رسالت یا نعرۂ حیدری ہو کیونکہ یہ بے چارے ایسے نعروں کو بھی اپنے لئے پیغام موت سمجھتے ہیں۔

حکومت وضاحت کرے

"نوائے وقت (لاہور) ۲۵ فروری کے اداریے کا ایک ذیلی شذرہ حسب ذیل ہے حکومت فوری طور پر اس کی وضاحت کرے"

پاکستان بھر کے پبلشرز نے وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال کی طرف سے پنجاب کی نصابی کتب کے بارے میں کی جانے والی تنقید پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ وزارت تعلیم کے نصابی ونگ کے منظور کردہ نصاب کے تحت ہی کتب شائع کرتا ہے۔ دوروز قبل وفاقی وزیر تعلیم کی جانب سے ایک این جی او رپورٹ میں درج کی گئی تفصیلات کی زہر افشانی اور وطن عزیز میں غلامانہ ذہنیت پیدا کرنے کی کوششوں سے پوری قوم آگاہ ہو چکی ہے اور اس ناقابل اعتراض رپورٹ پر وفاقی وزیر تعلیم کے صاد کرنے کو پورے ملک کے پبلشروں نے مسترد کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر تعلیم کی تنقید کے بجائے پبلشرز کی تجاویز کی روشنی میں پالیسی مرتب کی جائے۔ وفاقی وزیر تعلیم نے این جی او کی مرتب کردہ رپورٹ کی تائید میں نصابی کتب پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارے ہاں رائج نصاب تعلیم کی کتابوں میں ایسا مواد شامل کیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں طلبہ میں جہاد کا ذوق و شوق پیدا ہوتا ہے اور وہ ایسا تاثر لیتے ہیں جو پاک بھارت تعلقات خراب کرنے کا موجب بن سکتے ہیں۔ اس میں محمود غزنوی اور دوسرے مسلم فاتحین کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ لکھے گئے ہیں، حالانکہ وہ غاصب و جابر حکمران تھے۔ یہ بات بہت درست ہے کہ گویا وفاقی وزیر صاحبہ نے اپنی وزارت کے منظور کردہ نصاب کو ہی رد کر دیا۔ یوں لگتا ہے کہ ہمارے ہاں بعض اہم ترین شعبوں میں ایسے وزیر داخل کئے گئے ہیں، جو ہمارے ہاں امریکی ایجنڈے کی تکمیل میں لگے ہوئے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ وزیر اعظم پاکستان اپنی کابینہ کی خبر رکھیں اور بالخصوص وزارت تعلیم کا قلمدان رکھنے والی وزیر سے پوچھیں کہ آخر کیا وجہ ہے کہ وہ نصابی کتب میں اسلامی نظریات اور ملی تشخص کو اجاگر کرنے والے مواد پر چیں بجبیں ہیں۔ ہماری نصابی کتب میں اسلام اور پاکستان سے متعلق صرف وہی معلومات ہی شامل کی جا سکتی ہیں جن کے نتیجے میں کوئی اسلام و پاکستان دشمن تاثر نہ ابھرے۔

اسلام زندہ باد:

لاہور (نیوز ڈیسک) برطانیہ میں اسلام کی مقبولیت تیزی سے بڑھ رہی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ برطانوی اشرافیہ کی بعض اہم شخصیات سمیت چودہ ہزار سے زیادہ سفید فام انگریز عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کر چکے ہیں۔ برطانوی اخبار سنڈے مرر کے مطابق اسلام قبول کرنے والوں میں ایک سابق برطانوی وزیر اعظم ہربرٹ اسکوئتھ کی پڑپوتی سمیت بڑے بڑے جاگیردار، اسٹیبلشمنٹ کے سینئر عہدیدار اور ان کی اولادیں، بی بی سی کے سابق ڈائریکٹر جنرل کا بیٹا اور دیگر اہم شخصیات شامل ہیں جو اسلامی شعائر پر سختی سے کاربند ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان عمران خان کی ایک سابق گرل فرینڈ کرسٹین بیکر بھی مسلمان ہو گئی ہے۔ برطانیہ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے باعث ملکہ الزبتھ نے بکنگھم پیلس میں مسلمان ملازمین کے لئے ایک نظام کی منظوری دی ہے۔ جس کے تحت نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے کام کے اوقات میں وقفہ دیا جائے گا۔ اسلام قبول کرنے کے رجحان میں اضافے کی ایک وجہ برطانیہ میں مسلمان رہنماؤں کا یہ نظریہ بھی ہے کہ برطانوی معاشرے کی اہم شخصیات اگر اسلام قبول کر لیں تو دہشت گردی اور مسلمانوں کی مبینہ انتہا پسندی سے خائف برطانوی معاشرے کو تحفظ مل جائے گا۔ (نوائے وقت ۲۵ فروری)

☆—☆—☆

اتحاد ملت کی ضرورت وصورت (۱۵)

ڈاکٹر محمد حسین

ملت کا انتشار: دیکھی آپ نے مولانا مودودی کی احتیاط! اپنے گھر کو انتشار سے بچانا چاہتے ہیں اس لئے گھر میں نذر و نیاز کے خلاف کوئی محاذ آرائی نہیں
کرتے اور اپنی ماں کو شرک سے، بدعت سے اور وزر سے بچانے کے لئے کوئی تدبیر نہیں کرتے۔ منور حسن جنرل سیکرٹری جماعت اسلامی مولانا مودودی کے
لٹریچر کا جو مطالعہ اب تک کر چکے ہیں اور اس کے مطابق نذر و نیاز کا کھانا حلال نہیں سمجھتے مگر انہیں اپنی ماں کے حقوق کا خیال بھی آ جاتا ہے۔ گویا ایک ذہنی و فکری
کشمکش سے دو چار ہو جاتے ہیں کہ نذر و نیاز کا کھانا کھاؤں تو یہ حرام ہے اور اگر نہ کھاؤں تو والدہ کے ناراض ہونے کا خدشہ (اور گھر میں گویا انتشار کا خطرہ ہے)
بالآخر تذبذب کا شکار ہو کر مشکل کشائی کے لئے مولانا مودودی کے دربار میں حاضری دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں "مولانا ماں کے حقوق کیا ہیں؟ مولانا
سوال کی تہ تک جانا چاہتے ہیں تو مسکرا کے فرماتے ہیں "اصل بات بتاؤ مسئلہ کیا ہے؟ منور حسن صاحب اصل مسئلہ یوں بتاتے ہیں "مولانا آپ کو معلوم ہے
ہمارے گھر میں نذر و نیاز کی روایت موجود ہے۔ آپ مجھے بتائیں کیا نیاز کا کھانا جائز ہے؟" (یعنی محض ماں کو خوش رکھنے کے لئے حرام کھانا جائز ہے؟) مولانا کا
ایمان افروز جواب سنئے: "دیکھو بھائی! کھانا کھانا ہوتا ہے اس میں حلال و حرام کی قیود ہیں، لیکن وہ دوسری ہیں۔ آج تمام ساتھ والوں کے مدرسے میں پڑھنے کے
لئے داخل ہو جائے تو پہلے دن ہی گھر آ کر ختم، نذر و نیاز کے کھانے کے خلاف شور مچا دیتا ہے اور کھانے سے انکار کر دیتا ہے۔ مولانا مودودی وہابی ہو چکے تھے مگر
انہوں نے اپنی ماں تک کو اندھیرے میں رکھا اور اپنے آپ کو ہمیشہ سنی ہی ظاہر کرتے رہے چنانچہ اپنے خیال میں نذر و نیاز کے جن کھانوں کو حرام سمجھتے تھے، بے
دھڑک کھاتے رہے۔ اور پھر سوچئے حرام کھانے کا اثر انسان کے ضمیر اور خمیر پر کیا پڑتا ہے؟ آہستہ آہستہ دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

مولانا نے اپنے گھر میں وہابی ہونے کا اعلان کیوں نہ کیا؟ اس لئے تاکہ انتشار نہ پھیلے اور گھر کی فضا مکدر نہ ہو۔ مگر کتنے تعجب کی بات ہے کہ وہی شخص
پوری ملت کے سامنے یہی نظریہ پیش کرنے میں کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتا یعنی یہ لوگ گھر میں انتشار کو تو گوارا نہیں کرتا البتہ پوری ملت پارہ پارہ ہو جائے تو اسے
پروا نہیں۔ جس نذر و نیاز کو دوسروں کے لئے حرام سمجھتے ہیں اپنے گھر میں اور اپنے محرمان راز کے گھروں میں بڑی رازداری سے ان کو حلال بھی کر لیتے ہیں۔ پھر
اس کمال مجددانہ کا فتویٰ دیکھئے، حلت و حرمت کے ان خانہ ساز نظریات پر دوران خانہ اپنے عمل و عکس سے ان کا ضمیر بھی مطمئن رہتا ہے، گھر کی چار دیواری
سے باہر ان کی مدحت دیکھئی اب دوسرے کے گھر میں ان کی شمشیر قلم کی جولانیاں دیکھئے فرماتے ہیں

"لہٰذا ان کی اصلاح کے مطابق کسی کو خدا کے ہاں سفارشی قرار دے کر اس سے مدد کی التجا کرنا اور
اس کے آگے مراسم تعظیم و تکریم بجا لانا اور نذر و نیاز پیش کرنا اس کو الٰہ بنانا ہے" (قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں ص ۳۲)

خدا شاہد ہے مولانا نے حضور پر نور ﷺ کی بھولی بھالی امت میں انتشار پیدا کرنے اور سچے دل سے سچا ایک خدا کو ماننے والے جاں نثاران
رسول ﷺ پر شرک کا جو بہتان لگایا ہے بالکل بے بنیاد ہے اس میں کوئی حقیقت نہیں۔ ہمارے ہاں گھروں میں جو نذر و نیاز کی جاتی ہے اس کا بھی شرک سے
کوئی تعلق نہیں، ممکن ہے مولانا اپنے گھر اور اپنے ہم نوالوں کے گھروں میں اسے غیر مشرکانہ ہی سمجھتے ہوں مگر اپنے اور اپنے یاروں کا ایسا خیال ہے تو حضور پر نور
ﷺ کی امت کا ہر فرد بھی تو ہمارا بھائی ہے، اسے کیوں غیر سمجھ لیا اور کیوں اسے شرک و کفر کا مجرم سمجھ کر ساری ملت کو انتشار سے دوچار کیا۔ اسی عبارت پر غور کر
کے خدا کے ہاں سفارشی سمجھنے کی بنیاد پر اس سے مدد کی التجا کرنا اور اس کی تعظیم بجا لانا۔ اس کو رب سمجھنے کے مترادف۔ خدا کے ہاں تو سفارشی یا شفیع سمجھا جاتا ہے اسے
خدا کا شریک نہیں سمجھا جاتا۔ یا خدا کے برابر یا جزو خدا نہیں سمجھا جاتا۔ اسے بندہ ہی کہا جاتا ہے اور وہ بارگاہ خدا کا مقرب ہے، اگر مقرب ہونا شریک ہونے کے
مترادف ہے تو اللہ کی اطاعت نہیں کرنا چاہئے جب بندہ اپنے خدا کا مقرب بن جائے۔ مقرب خدا بن گیا تو محبوب بن گیا اور محبوب خدا بن گیا تو اللہ فرماتا ہے۔

حق بات یہ ہے کہ اس قسم کے مصلحین اسی نسل سے تعلق رکھتے ہیں جس کے بارے میں قرآن فرماتا ہے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ ۙ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۝ (البقرہ ۱۱-۱۲)

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں۔ سنتا ہے! وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں

بانی وہابیت جناب اسماعیل دہلوی ہی تھے جنہوں نے سب سے پہلے برصغیر کی سرزمین میں نجدیت کا ظہور بخشا۔ تب انہیں ہی اس بات کا بخوبی احساس تھا کہ ان کی تحریریں ملت میں انتشار پیدا کردیں گی اس ضمن میں تحریر کی تھوڑی سی خلش بھی ایک بار محسوس کی مگر سوچا ہوگا کہ انتشار ہی تو مقصود اول ہے ورنہ جس خاندان کا فرد ہونے کی بنا پر انتشار انگیزی کو برداشت کیا جاتا ہے اسی کے عقائد کو شرک اور اسی کے معمولات کو بدعت سے تعبیر کرنے میں کیا تک ہے۔

حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

چنانچہ پھر یہ خلش پیدا ہوتے ہی ہمیشہ کے لئے موت کی نیند سوگئی۔ خود یہ واقعہ انہیں کی زبانی سنئے۔ (انہوں نے زندگی کے آخری دور میں مجلس مشاورت بلائی اور اس میں بہت سی باتوں کے بعد فرمایا)

حکمت مودودی: اللہ اللہ سادگی دیکھئے، خود انتشار پھیلا رہے ہیں اور منتشر ہونے والوں سے یہ توقع کررہے ہیں کہ پھر جڑ کر ٹھیک ہوجائیں گے۔ کیا تاریخ عالم میں یا تاریخ اسلام میں ایسا کبھی واقع ہوا ہے کہ انتشار یا فتنے کا دروازہ ایک بار کھلا تو پھر خود ہی بند ہوگیا۔ ہاں ایسا تو ہزاروں بار ہوا کہ فتنے یا انتشار کا دروازہ اگر ایک بار کھلا تو پھر کھلتا ہی گیا۔ عموماً فتنے کا دروازہ کھولنے والا ایک ہی ہوتا ہے۔ مگر اس کے بعد اس کے بیسیوں، سینکڑوں، ہزاروں لوگ ساتھ ملتے جاتے ہیں، اور دروازہ اور کھلتا جاتا ہے، ہمیں دیکھ لیجئے، پہلے وہ کل تو بس ایک اسمٰعیل تھا پھر کتنے اسمٰعیل ہوگئے۔ نیز اس قسم کا جز مصلح عموماً باہر سے اندر آتا ہے یعنی اس کی تبلیغ کا آغاز باہر سے ہوتا ہے پھر وہ آہستہ آہستہ گھر کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اسمٰعیل کے آباؤ اجداد کے عقائد و نظریات کیا تھے اور خود ان کے اپنے کیا ہے کوئی صاحبت؟ ہر طرف تضاد ہی تضاد، خلاف ہی خلاف۔ حضرت مولانا مودودی کے گھر کا نقشہ کیا تھا اور باہر تبلیغ کا عنوان کیا۔ سید حسن مودودی جنرل سیکرٹری جماعت اسلامی کے گھر کی فضا کیسی تھی اور حضرت مودودی نے اس اپنے روحانی فرزند کو اس مشرکانہ فضا سے کس طرح صحیح رکھنے کی تلقین فرمائی۔ پھر دیکھئے مولانا کا حیرت انگیز انتخاب الفاظ اور لغت اردو پر عبور کا عالم، اسے منافقت نہیں قرار دے رہے، مداہنت نہیں کہہ رہے، دو رُخے شخصوں والے تقیہ سے تعبیر نہیں کر رہے اسے حکمت کہہ رہے ہیں

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
کرتے ہیں قتل ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

مولانا مودودی ایک عظیم انقلابی لیڈر ہونے کے باوجود اس "حکمت" سے سرا سر بیس تھے۔ نذر و نیاز جس کو وہ مشرکانہ عمل کہہ رہے ہیں ایصال ثواب ہی کی ایک صورت ہے، اور ایصال ثواب کا معنی ہے ثواب پہنچانا۔ ثواب عام مسلمان کو بھی پہنچایا جاسکتا ہے، خاص مسلمان یعنی کسی بزرگ کو بھی۔ کسی بڑے یا خاص مسلمان کو ایصال ثواب کیا جائے تو ادب کے طور پر اسے نذر و نیاز کہا جاتا ہے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ اللہ والوں کی بارگاہ میں ثواب پہنچایا جائے تو ان کی روح خوش ہوگی اور وہ اللہ کی بارگاہ میں ہماری مشکلات کے حل کے لئے دعا کریں گے کیونکہ حقیقت میں اسی کے فضل سے مشکلات حل ہوتی ہیں۔ حق یہ ہے کہ کسی بزرگ کو اس قسم کا ایصال ثواب یا نذر و نیاز پیش کی جائے تو اللہ واحد و لاشریک کی توحید ہی پیش نظر ہوتی ہے بلکہ بزرگوں کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہونے سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی مشکل حل نہیں کرسکتا اور اللہ کی رحمتیں حاصل کرنے کا ذریعہ یہی ہے کہ اللہ والوں کے دروازوں پر حاضری دی جائے۔ انہیں کارساز حقیقی سمجھ کر نہیں بلکہ کارساز حقیقی کا سچا بندہ سمجھ کر۔ مگر افسوس محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسمٰعیل دہلوی کی طرح مولانا مودودی کو بھی اس کی سمجھ نہیں آسکی اور جس طرح وہ سارے مسلمانوں کو مشرک سمجھتے تھے یہ بھی ان کے نقش قدم سے سب امت کو شرک آلود ہی سمجھتے تھے۔ نیز وہ بھی اپنے ہمنواؤں کو ہی مسلمان یا مومن خیال کرتے تھے۔ مودودی صاحب کے نزدیک یوں ہی اسلامی صرف وہی جماعت ہے جس کے خود سربراہ ہیں۔ حتیٰ کہ جس گھر میں ان کی آنکھ کھلی اور جس والدین کے دامن عاطفت میں پرورش پائی وہ گھر بھی پوری طرح شرک کی ظلمات میں ڈوبا ہوا تھا اور والدین بھی توحید سے نا آشنا تھے۔ ہاں ہاں یہی حال محمد بن عبدالوہاب کا تھا، یہی اسمٰعیل کا اور پھر یہی مودودی صاحب کا۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ پہلے دو نے اپنے نظریات بڑی جرأت زبان میں پیش کئے ہیں، جب کہ مولانا مودودی صاحب ان دونوں سے سخت ہونے کے باوجود "حکمت" سے کام لیتے ہیں۔ اسماعیل نے بہت کچھ کیا اور صاف صاف کہا اس کا بدلہ ان اور چیز ہے پھر بھی اسے متقدمین اور مجددین کا نام لے کر تنقید کرنے کی جرأت نہیں ہوسکی مگر مولانا مودودی نے ان کا نام بھی لیا، انہیں مجدد بھی مانا اور پھر ان پر "حکمت" بھرے انداز میں تنقید بھی کی۔

یہ حکمت بھرا انداز کیا ہے۔ آپ نے اوپر دیکھ لیا، جس چیز کو اپنی علمی و دینی تحقیق کی بنا پر حرام سمجھا، ماں کے ڈر سے گھر میں کھالی تا کہ گھر میں انتشار پیدا نہ ہو۔ اور اس خود ہدایت کی حکمت دیکھی ہے ساری امت کو مشرک سمجھنے والے اپنے نونہال کو کہیں وہابی نہ کہہ بیٹھے۔ یہاں سے یہ بھی فیصلہ کر لیجئے مولانا مودودی اللہ سے ڈرتے تھے یا اپنی ماں سے۔ کتنے تعجب کی بات ہے اللہ کے ڈر سے "وہابی" ہوئے مگر ماں کے ڈر سے اس کے سامنے وہابی ہونے کا اقرار نہ کیا۔ اور کیسے ستم کی بات ہے کہ توحید اگر اسی "توحید" کا نام ہے جو ہدایت کی رو سے بند کی ہوئی ہے اور پھر اسی توحید پر جنگل کا دارومدار ہے تو اپنی سگی ماں کو اس توحید سے مشرف کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی گئی، اور اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کی آگ میں جلانا کیوں گوارا کر لیا گیا۔ جب آپ کے نزدیک وہاں نبی علیہ السلام تک کی

نسبت کام نہیں آسکتی تو یہ کیسے فرض کر لیا گیا کہ مودودی صاحب کی ماں کی مغفرت صرف اس نسبت سے ہو جائے گی کہ وہ مودودی صاحب کی ماں ہے۔ وہ لوگ جو انبیاء کرام اور محبوبان خدا علیہم الرضوان کی شفاعت کے قائل ہیں انہیں بھی اس بات پر اقرار ہے کہ کافر و مشرک کی بخشش ناممکن ہے۔ ہم ایصال ثواب کرتے ہیں تو کافروں اور مشرکوں کو نہیں، مومنوں کو کرتے ہیں کہ بخشش کے اہل صرف مومن ہیں۔ اس صورت حال میں وہ بیٹا کتنا سنگدل ہے جو جانتا ہے کہ اس کے والدین جس نظریے پر ہیں وہ انہیں دوزخ میں لے جائے گا اور پھر بھی وہ انہیں تو بچانے کی کوشش نہیں کرتا، ہاں باہر اس کی ہر ایک سے سر کھپا رہا ہے اس کے نزدیک باقی لوگ اس توحید کا اقرار کر کے جنت کے حقدار بن جائیں۔ مگر والدین کو جنت میں لے جانے کی اسے کوئی فکر نہیں۔

خیر مولانا کی حکمت کی بات ہو رہی تھی تو اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ انھوں نے حضرت امام غزالی، حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہم الرضوان جیسی شخصیتوں پر تنقید کرتے ہوئے انہیں ناقص مجدد ٹھہرایا ہے، حالانکہ یہ محض ان کی 'حکمت' ہے۔ اس لئے کہ ان سب حضرات کی توحید اور عام عقائد وہی ہیں جو عام اہل ایمان کے ہیں۔ جس توحید کو مولانا مودودی نے نجد و دہلی کے بت خانوں سے حاصل کیا اور اسے سائنسی و ادیبانہ انداز میں بڑی 'حکمت' سے پیش کیا ہے (توحید) ان حضرات کی نظر میں مردود ہے۔

مجددین حضرات کا مقصود صرف امت سے دین کے بارے میں جو غفلت مرور زمانہ کی وجہ سے پیدا ہو جایا کرتی ہے صرف اسے دور کرنا ہوتا ہے، معاذ اللہ یہ تصور ہرگز نہیں ہوتا کہ امت شرک میں ڈوب چکی ہے اسے از سر نو مسلم یا اسلامی بنانا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ جناب مودودی نے جماعت اسلامی کی بنیاد رکھتے ہوئے از سر نو کلمہ پڑھا اور اس تصور سے پڑھنے کی تلقین کی کہ گویا ہم آج اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اس سے پہلے ہم مسلمان نہیں تھے۔

مزید وضاحت: جاہلیت خالصہ کے بعد مولانا مودودی نے جاہلیت مشرکانہ کا ذکر کیا ہے اس کی رو سے امت کے ان گنت افراد و جگہ یوں لگتے والے ہیں کے سوا ساری امت پر شرک کا فتوی نہایت زہریلے مگر مسحور کن انداز میں لگایا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اگر عوام اس جاہلیت مشرکانہ کا شکار ہو کر مشرک ہو چکے ہیں تو جنہیں مولانا مودودی مجدد کہتے ہیں یا کہنے کی اجازت دے رہے ہیں کیا شرک کی ان تمام مزعومہ قسموں سے خالی تھے۔ از راہ انصاف اگر عوام اس جاہلیت مشرکانہ کی بنا پر مشرک ہیں تو خواص یا مجددین پر یہ فتوی کیوں عائد نہیں ہوتا۔ مولانا مودودی وسیع المطالعہ تھے، انہوں نے بزرگوں کی سب کتابیں پڑھی تھیں ان کتابوں نے ہزاروں لاکھوں گمراہوں کو منزل آشنا کر دیا تھا، ہزاروں لاکھوں کو عارف باللہ بنا دیا تھا افسوس مولانا نے ان کتابوں سے اپنے دل تاریک اور عقل ویران کا کوئی علاج نہ کیا۔ الٹا ان کتابوں کی تعلیمات کو جاہلیت مشرکانہ کا نام دیا۔ چلو

بفرض محال یونہی سہی تو پھر کل کر کتابوں کے مصنفین کو مجدد کیوں کہا۔ کیا یہ وہی 'حکمت' نہیں جس کے زیر اثر ان کی ماں بھی آخر تک نہ جان سکی کہ ان کا بیٹا وہابی ہو گیا ہے۔ آئیے مولانا کی زہریلی عبارت کا مطالعہ کریں

"انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے اثر سے جہاں لوگ اللہ واحد قہار کی خدائی کے قائل ہو گئے وہاں سے خداؤں کی دوسری اقسام تو رخصت ہو گئیں مگر انبیاء، اولیاء، شہداء، صالحین، مجذوب، اقطاب، ابدال، علماء، مشائخ اور ظل اللہوں کی خدائی پھر بھی کسی نہ کسی طرح عقائد میں اپنی جگہ نکالتی ہی رہی۔ جاہل دماغوں نے مشرکین کے خداؤں کو چھوڑ کر ان نیک بندوں کو خدا بنا لیا جن کی ساری زندگیاں بندوں کی خدائی ختم کرنے اور صرف اللہ کی خدائی ثابت کرنے میں صرف ہوئی تھیں۔ ایک طرف مشرکانہ پوجا پاٹ کی جگہ فاتحہ، زیارت، نیاز، نذر، عرس، صندل، چڑھاوے، نشان، علم، تعزیے اور اسی قسم کے دوسرے مذہبی اعمال کی ایک نئی شریعت تصنیف کر لی گئی۔ دوسری طرف بغیر کسی ثبوت علمی کے ان بزرگوں کی ولادت، وفات، ظہور و غیاب، کرامات و خوارق، اختیارات و تصرفات اور اللہ تعالی کے ہاں ان کے تقرب کی کیفیات کے متعلق ایک پوری میتھالوجی تیار ہو گئی جو بت پرست مشرکین کی میتھالوجی سے ہر طرح لگا کھا سکتی ہے۔ تیسری طرف توسل اور استمداد روحانی اور اکتساب فیض وغیرہ ناموں کے خوشنما پردوں میں وہ سب معاملات جو اللہ اور بندوں کے درمیان ہوتے ہیں ان بزرگوں سے متعلق ہو گئے اور عملاً وہی حالت قائم ہو گئی جو اللہ کے ماننے والے ان مشرکین کے ہاں ہے، جن کے نزدیک بادشاہ عالم انسان کی رسائی سے بہت دور ہے اور انسان کی زندگی سے تعلق رکھنے والے تمام امور نیچے کے اہلکاروں ہی سے وابستہ ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان کے ہاں اہلکار علانیہ الٰہ، دیوتا، اوتار یا ابن اللہ کہلاتے ہیں اور یہ انہیں غوث، قطب، ابدال، اولیاء اور اہل اللہ وغیرہ الفاظ کے پردوں میں چھپاتے ہیں۔" (تجدید و احیائے دین)

اس عبارت میں نشان، علم، تعزیے وغیرہ چند باتوں کا تعلق ان جاہل لوگوں سے ہے جو اپنے عقائد کے خود ذمہ دار ہیں۔ باقی اکثر معاملات کا تعلق سواد اعظم کے ساتھ ہے اور ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مولانا نے سر بسر سوء ظن سے کام لیا ہے اور یوں لگتا ہے وہابیت کی بنیاد اگر سوء ظن یا بدگمانی ہے تو مولانا کے جسم کے رگ و ریشہ میں فی الواقعہ وہابیت سرایت کر چکی ہے۔ فاتحہ، زیارت، نذر، عرس جیسے اعمال امت کے جاہلوں کے ایجاد کردہ نہیں بلکہ خدا کے پاک اور مخلص بندوں نے انہیں کتاب و سنت کی روشنی ہی میں اختیار کیا۔ مولانا اگر انہیں بھی نئی شریعت کہہ رہے ہیں تو ماننا ہوگا مولانا ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہونے اور پلنے بڑھنے کے باوجود ایک باغیانہ، ملحدانہ اور مفسدانہ سرشت کے مالک تھے۔ جن لوگوں کو انہوں نے 'مجدد' مانا ہے، کیا ان کے ہاں یہ سب کچھ موجود نہیں تھا۔ انہوں نے توسل، استمداد روحانی اور اکتساب فیض کا بھی انکار کیا ہے الحمد للہ یہ چمکتے ہوئے حقائق ہیں اور آج بھی توسل و استمداد اور افاضہ و استفاضہ کا سلسلہ چل رہا ہے، یعنی فیض دینے والے آج بھی فیض دے رہے ہیں اور فیض پانے والے آج بھی فیض پا رہے ہیں مگر افسوس مولانا مودودی کے غرور و تکبر نے

[illegible]

... دیکھنا ممکن نہیں

... مولانا مودودی کو حضرت اقبال نے پہچان [illegible]

[illegible] ... سے وظیفہ لیتے تھے

[illegible]

پڑھتے جاتے اور ماتے عاشقانہ یعنی یارسول اللہ جیسے نعرے [illegible]

[illegible]

یہ انکی کا طرز استدلال ہے

[illegible]

وہ گدا کہ تو نے عطا کیا ہے [illegible]

فرماتے مولانا مودودی ان اشعار کے مضامین کو ختم کر سکتے تھے [illegible]

[illegible]

[illegible] فروز ہوئے اور فرمایا

﴿ [illegible] ﴾

تم پیچھے جا کر تمہارے کام درست کرنے والا ہوں

﴿ [illegible] ﴾

[illegible]

﴿ واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ﴾

خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق یہ خطرہ [illegible]

﴿ [illegible] ﴾

[illegible]

درس قرآن

صبرِ پیہم کی ضرورت

[illegible]

ارشادِ کبریا ہے

[illegible] صبر کرنے والوں کو بشارت [illegible]

مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے [illegible]

[illegible] ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت [illegible]

[illegible] آیت ۱۵۵ تا ۱۵۷

اشارات

[illegible]

[illegible] مصیبت [illegible]

[illegible] حضرت امام جعفر صادق [illegible]

[illegible] مروی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible]

[illegible] مصیبت پر [illegible]

[illegible] جلد ۲ ص ۲۳۸

[illegible]

[illegible] (آنکھ اور دماغ کی [illegible]

[illegible]

[illegible] سینہ پیٹنا، گریباں چاک کرنا، واویلا کرنا بہت برا کام ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

☆ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صبر اور مصیبت [illegible] جس کے پاس صبر نہیں اس کا ایمان نہیں۔ (جامع الاخبار ص ۱۳۲)

☆ [illegible] کرنا، اپنے چہرے پر خراش نہ لگانا، اور ہلاکت کے الفاظ نہ بولنا۔

[illegible]

☆ [illegible] اس کے عمل ختم ہو گئے۔ (نہج البلاغہ ص ۳۹۵)

☆ [illegible] عرض کیا، اور اگر آپ صبر کا حکم نہ دیتے، جزع و فزع سے منع نہ فرماتے تو [illegible]

حمد و نعت

☆ ☆ ☆

ذکرِ حق کے بعد ذکرِ مصطفےٰ کرتے ہیں ہم
مرحبا ہر کام کی یوں ابتداء کرتے ہیں ہم
وہ خدا رب العلیٰ تو یہ نبی خیر الوریٰ
ان کے غم میں جان و دل آراستہ کرتے ہیں ہم
جلوۂ حسنِ ازل سے ہر چمن معمور ہے
برگ و گل میں اس کا نظارہ کیا کرتے ہیں ہم
اللہ اللہ! کس قدر بندہ نوازی ہے یہاں
وہ عطا کرتے ہیں رحمت ہم خطا کرتے ہیں ہم
اے خدا! اپنے نبی کے عشق سے سرشار کر
یہ دعا کرتے ہیں ہم یہ التجا کرتے ہیں ہم
سبز گنبد، پاک جالی اور محرابی ستون
شہرِ طیبہ کے تصور میں رہا کرتے ہیں ہم

(غلام مصطفیٰ مجیدی)

درس حدیث

ماتم کی مروجہ صورت

غلام مصطفیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible] قیامت [illegible]

[illegible]

اشارات

☆ اس حدیث مبارک میں نوحہ طرازی کی شدید مذمت ہے [illegible]

[illegible] بالکل جائز ہے

لیکن ماتم سے مراد اگر یہ ہو کہ واویلا کیا جائے [illegible]

[illegible]

[illegible] اسلام کی آفاقی تعلیمات کے خلاف ہیں، جذبہ صبر و رضا کے منافی ہیں [illegible] نہ صرف قرآن و حدیث نے منع کیا ہے، بلکہ اہل بیت اطہار نے بھی [illegible]

[illegible] عظیم شہیدوں [illegible] شیعہ حضرات کی [illegible] میں بھی موجود ہیں۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے اپنی شہزادی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے [illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible] حضور ﷺ [illegible]

☆ [illegible] قیامت [illegible] قیامت کے دن کتے کی صورت میں ہوگا اور فرمایا [illegible]

☆ [illegible] شیعہ عالم شیخ [illegible]

"جب مستورات اہل بیت اس لعین یزید کے محل میں داخل ہوئیں [illegible] اور تین روز تک ماتم کیا۔"

(منتہی الآمال جلد ۱ ص ۵۵)

☆ [illegible] (جلد ۲ ص ۹۵)

☆ فقہ جعفریہ کی مستند کتاب توضیح مسائل میں یہ مسئلہ درج ہے [illegible] اگر اس کے چہرے سے خون نکل آئے یا کوئی [illegible]

[illegible]

[illegible]

اس کا جواب بھی فقہ جعفریہ کے ذمے ہوگا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خوان، نوحہ گر اور حاسد تھی۔ (حیات القلوب جلد ۲ ص ۵۴۳)

☆ نوحہ کرنے والے کو پگھلے ہوئے تانبے اور تارکول کے کپڑے پہنائے

[illegible] (... جلد ۲ ص ۶۷۵)

... قمی نے لکھا ہے اور تعزیہ داری حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (... ص ۳۲)

[illegible]

ہے۔ نافرمانوں کا شغل ہے اور منافقوں کا آشیانہ ہے، یہ تمام اہل بیت

[illegible]

کے حق میں متاخرین نے نقل کیا ہے۔ یہ زنا کی طرح حرام ہے۔ اس کی

حرمت اہل مذہب شیعہ میں ایک ضروری امر ہے اور کبیرہ گناہ ہے۔ اس کا

[illegible]

حرمت میں آیات متکاثرہ اور روایات متواترہ وارد ہوئی ہیں۔ علمائے امامیہ میں

[illegible]

[illegible]

مذمت ہے، وہ کسی مصیبت کے وقت ہو یا حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی

مرثیہ خوانی کی صورت میں ہو۔ (ایضاً)

☆ شیخ عباس قمی بیان کرتے ہیں

''حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر ڈھائے گئے مصائب کو بیان

کہ اس دور میں ایک ذریعہ معاش بن گیا ہے اس میں [illegible]

[illegible]

کے علماء کی موجودگی میں مجلسوں کے اندر صریح جھوٹ اور من گھڑت [illegible]

بیان ہونے لگیں'' (منتہی الآمال جلد ۱ ص ۵۵)

☆ ۔۔۔وقت گزرنے کے ساتھ وہی خرافات اور جھوٹ سے پر باتیں حق

کتابوں میں شامل ہو جاتی ہیں۔ (ایضاً)

[illegible]

[illegible]

☆ [illegible]

لباس کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے

لا تلبسوا السواد فانہ لباس فرعون، کالا لباس نہ پہنو یہ فرعون کا لباس ہے۔

[illegible] (... ص ۳۲)

☆ ۔۔۔حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے، سفید لباس سے اچھا کوئی

[illegible]

☆ ماتم کرنے والے عزاداروں نے اپنے بازوؤں میں لوہے کے کڑے

[illegible]

[illegible]

جلد ۳ ص ۲۰۹، تہذیب الاحکام جلد ۱ ص ۲۲۷)

[illegible]

[illegible]

ہے، جس نے نماز کو چھوڑا کہ نہ اس کے ثواب کا امیدوار ہو اور نہ اس کے

عقاب سے خوفزدہ ہو، مجھے اس کے یہودی، عیسائی اور مجوسی بن کر مرنے کی

[illegible] (... ص ۹۳)

[illegible]

[illegible]

☆ ☆ ☆

توحید اور محبوبانِ خدا کے کمالات

قسط: ۳۹

پروفیسر محمد حسین [illegible]

[illegible] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم [illegible]

[illegible]

[illegible] ضرورت اس لئے بھی [illegible]

[illegible]

[illegible] رابطہ بہت ضروری ہے اور یہ رابطہ عشق و ادب کے بغیر [illegible] پڑھیں اور اپنے ایمان کو جلا بخشیں۔

غیرتِ عشق

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲ **عظمت وہیبت** [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دستک کا انداز [illegible]

طواف پہلے نہیں [illegible]

[illegible]

قیام و دوست ہوئی وفد میں ہو کی [illegible]

[illegible] اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی [illegible]

[illegible]

سلام کا جواب [illegible]

[illegible] دھیمی آواز سے جواب دیا تا کہ حضور ﷺ [illegible]

سعد رضی اللہ عنہ کی درخواست پر غسل فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

انداز التجا [illegible]

[illegible]

سب کے ساتھ [illegible]

[illegible] اور ایک اکیلی سے مقابلہ کر رہے [illegible]

[illegible]

حضور ﷺ ہیں وہ مغلوب نہیں ہو سکتا۔

[illegible]

چھت پر [illegible]

[illegible]

وصال شریف کے بعد ادب و تعظیم [illegible]

[illegible] تعظیم میں انھوں نے کسی قسم کی کوتاہی یا کمی روا نہ رکھی، چنانچہ حضرت [illegible]

[illegible] کے وصال شریف کے بعد جب آپ ﷺ کا ذکر آتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کی [illegible]

[illegible]

حضور پرنور ﷺ کے آثار شریفہ کی تعظیم

[illegible]

[illegible]

ہو کر پیٹے اور اپنے چہرے پر پیٹے مارتے۔ (اصابہ)

[illegible]

[illegible] کے قول کے مطابق وہی آج تک [illegible] شرح قصیدہ [illegible]

[illegible] حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یزید [illegible] آپ سے لے لیں گے۔ جب تک میرے جسم میں جان ہے کوئی مجھ سے نہ لے گا۔ [illegible]

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] ہیں [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ کی [illegible] [illegible] [illegible]

سونا [illegible] نکال [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] [illegible] (بخاری شریف)

حضور ﷺ کی [illegible] انگوٹھی [illegible] [illegible] تھی [illegible] حضرت ابوبکر صدیق کے پاس رہی پھر حضرت عمر فاروق کے پاس رہی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ [illegible] [illegible] بیٹھے ہوئے تھے [illegible] کنوئیں میں گر پڑی۔ تین دن تلاش کرتے رہے [illegible] [illegible]

باشہادت پر ۳۵ھ [illegible] ج ۲)

حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ نے [illegible] [illegible] میں بالوں کے دو تسمے تھے۔ اس کے بعد حضرت ثابت بنانی [illegible] ﷺ [illegible]

جنگ بدر میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ [illegible] عبیدہ بن سعید بن العاص کی آنکھ میں [illegible] تھی [illegible] حضرت [illegible] نے حضور اقدس ﷺ سے مستعار لی۔ پھر آپ کے بعد چاروں خلفاء کے پاس علی الترتیب منتقل ہوتی رہی۔ [illegible] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس رہی۔ یہاں تک کہ [illegible] انہیں ۷۳ھ میں شہید [illegible] (بخاری شریف)

جنگ احد میں حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ حضور ﷺ نے انہیں کھجور کی ایک شاخ عطا فرمائی جو ان کے ہاتھ میں تلوار بن گئی۔ اس کو عرجون کہتے ہیں۔ یہ [illegible] [illegible] ہارون رشید کے امیروں میں سے [illegible] دینار میں فروخت ہوئی (زرقانی ج ۱)

حضرت عتبان بن [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا [illegible] آپ قدم رنجہ [illegible] میں [illegible] پڑھیں تاکہ میں حضور ﷺ کی جائے نماز کو مسجد مقرر کر لوں۔ چنانچہ حضور ﷺ مع صحابہ تشریف لے [illegible] (مسلم شریف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما [illegible] منبر شریف میں جو جگہ حضور ﷺ کے تشریف رکھنے کی تھی [illegible] ہاتھ [illegible] چہرے پر پھیر لیا (الشفاء شریف، طبقات ابن سعد)

حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں [illegible] چارپائی [illegible] حضور اکرم ﷺ اس پر آرام فرماتے تھے۔ وصال شریف کے وقت بھی [illegible] تھے۔ حضرت صدیق اکبر [illegible] کا [illegible] وقت اسی پر رکھا گیا، پھر لوگ بطور تبرک مردوں کو اسی پر رکھا کرتے تھے [illegible] چارپائی [illegible] کے عہد میں [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا [illegible] [illegible] (زرقانی ج ۳)

روایت ہے کہ حضور پرنور ﷺ کے متبرکات میں سے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ کے پاس تھے [illegible] شمیس بن عبداللہ [illegible] [illegible] ایک چارپائی، چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، ایک [illegible] (اصابہ ج ۳)

اسمٰعیل بن یعقوب تیمی روایت کرتے ہیں [illegible] ابن منکدر (م ۱۳۰ھ) مسجد نبوی کے صحن میں ایک خاص جگہ پر لوٹتے [illegible] کیا گیا تو جواب [illegible] رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ راوی کا قول ہے کہ میرا گمان ہے یہ بشارت خواب میں ہوئی ہو۔

(وفاء الوفاء ج ۲)

ذرا کرم فرما کر یہ مضمون غور سے پڑھئے اور پھر بتائیے کہ اسمٰعیل دہلوی یا سعید احمد کیسی [illegible] کو شرک سے تعبیر کیا ہے، ان میں وہ کہاں تک حق بجانب ہیں [illegible] ان کا نظریہ توحید درست ہے تو ان کے نقطہ نظر سے کیا صحابہ [illegible] مشرک [illegible] حق یہ ہے کہ [illegible] توحید کا [illegible] [illegible] حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرح اپنے جیسا بشر ہی سمجھتے تھے

[illegible]

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشۂ بتول
اسلام کے لہو سے تری پیاس بجھ گئی
سیراب کر گیا تجھے خونِ رگِ رسول ﷺ

سب یار و انصار اور عزیز و اقارب شہید ہو گئے۔ اب حسین رضی [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ جو آپ دوشِ رسول ﷺ کے خون کی [illegible]۔ جب حضرت امام عالی مقام کے پاس کوئی ایسا [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہم کی بہادرانہ موت سے رہی سہی طاقت بھی رخصت ہو گئی تھی، مگر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دودھ کی تاثیر اور علی رضی اللہ عنہ کے خون کا یہ اثر تھا کہ مرتے دم تک دنیا پر رعب قائم رہا۔ تاریخ شاہد ہے [illegible] حسین رضی اللہ عنہ [illegible] وقت میں بھی [illegible] قائم نہیں [illegible]۔

[illegible]

آپ [illegible] ذرا پانی پی [illegible] تو پھر [illegible] آپ [illegible] تھے۔ [illegible] جو آپ کے دہنِ مبارک میں گھس [illegible] تکلیف اور مشکل سے وہ تیر منہ سے نکالا۔ جس کے کھینچتے ہی ایک خون کا فوارہ جاری ہو گیا۔ آپ نے خون آسمان کی طرف اچھالا اور [illegible]۔

"اے خدا! تیرے سوا کس سے فریاد کروں۔ دیکھ! تیرے سرکش بندے تیرے محبوب رسول ﷺ کے نواسے سے کیا برتاؤ کر رہے ہیں"

تو بزرگ پرستم آنچہ خوش تر شایست

تلواروں اور تیروں سے جسم نازنین چھلنی ہو چکا تھا، خون بہہ رہا تھا [illegible] شدت [illegible] لیکن علی رضی اللہ عنہ کے شیر [illegible] ﷺ [illegible] دشمنوں [illegible] تھے۔ [illegible] کہ جنگ کا [illegible] رضی اللہ عنہ کا شیر کوفہ کے [illegible] اور یتیم بنا [illegible] کہ ایسا بہادر، جری اور نڈر [illegible] ہم نے آج تک نہیں دیکھا کہ اس کے سب گھرانے والے، لختِ جگر بچے اور عزیز و اقارب [illegible] مارے گئے اور خود اس کا اپنا جسم زخموں سے چور چور ہے مگر میدان سے منہ نہیں پھیرتا اور بہادروں کے سے چھکے چھڑائے دیتا ہے۔

جب تلواروں اور تیروں کے تابڑ توڑ حملوں کے دوران شمر اور اس

[illegible] دیا

"ظالمو! اگر تمہارے سینے نورِ ایمان سے خالی ہو چکے ہیں [illegible] غیرت کا ذرہ بھی نہیں رکھتے تو کم از کم [illegible] اہل بیت رسول ﷺ [illegible]"

شمر نے جواب دیا: "اچھا ایسا ہی کیا جائے گا۔ آپ کا خیمہ محفوظ رہے گا۔ [illegible] حیدری کا جوش [illegible] شامی [illegible] رسول (ﷺ) [illegible] تلواروں اور نیزوں کے [illegible] امام عالی مقام رضی اللہ عنہ [illegible] کے۔ یہاں تک کہ [illegible] آسمان کا [illegible] کائنات میں [illegible] کائنات کے محبوب ﷺ کا محبوب [illegible] رسالت [illegible] پشت مبارک [illegible] حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ [illegible] مقام [illegible] پشت [illegible]

[illegible]

[illegible]

دیر تک حضرت سید مظلوم زمین پر زخمی پڑے رہے۔ [illegible] رضی اللہ عنہا [illegible] (ﷺ) [illegible] کا خنجر کام کر گیا۔

[illegible] فردوس بریں کے جھروکوں سے حورانِ بہشت [illegible] کے پیاسوں کیلئے تیار کر رکھا تھا۔ دشت کربلا کی قیامت خیز دھوپ میں [illegible] سید الشہدا [illegible] مرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کے نواسہ محترم کے استقبال کیلئے [illegible] جنت الفردوس کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] حسین [illegible] جس میں شہدائے کربلا [illegible] کے سردار سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کائنات [illegible]

[illegible]

تو اور سرِ خاک میرے گیسوؤں والے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ستم بالائے ستم: امام الشہدا رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے بعد بھی سنگدل اور [illegible] یزیدیوں کا جنون وحشت ختم نہ ہوا [illegible] ابھی اس سے بھی بڑھ کر قیامت باقی تھی۔

آسماں تھرّا گئے زمیں اور عالم میں زلزلہ

اس سے آگے کیا ہوا مجھ سے کہا جاتا نہیں

سر بریدہ نعش کو گھوڑوں کے سموں سے روند ڈالا۔ جس سے جسم

نازنین کے تمام اعضا الگ الگ ہو گئے، جسم مبارک سے آنتیں باہر نکل آئیں

[illegible]

رحمت بھری گود میں پلتے تھے۔ [illegible] جس کے جسم اطہر کی

[illegible] تھے اور جس کو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے

[illegible]

[illegible]

[illegible] الحجاب

[illegible]

اطاعت کی میدان بھی ہے؟)

اس سفاکی و شقاوت کے انسانیت سوز مظاہرے کے بعد یزیدی

[illegible]

[illegible]

کائنات چند بوسیدہ کپڑے، چند پیوند لگی چادریں اور ضروریات زندگی کا

معمولی سامان تھا۔

اہل بیت کی ان عفت پناہ بیبیوں کو بے پردہ کیا گیا جو جنت کی

[illegible]

آفتاب و ماہتاب نے بھی بے پردہ نہ دیکھا تھا اور خدائے بلند و برتر کے

نزدیک جن کے تقدس اور بزرگی کا یہ عالم ہے کہ قیامت کے دن جن کی

[illegible]

[illegible]

ان کے زیور اتار لئے گئے، حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا کے

کانوں سے بالیاں اس بے رحمی کے ساتھ کھینچی گئیں کہ گوشہائے مبارک

لہولہان ہو گئے۔

اللہ اللہ! عبرت کا کیسا دردناک منظر ہے کہ جس کے نانا پاک نے

[illegible]

[illegible]

تک۔ دل خون ہوا جاتا ہے اور جگر پارہ پارہ! ذرا تصور تو کریں کہ ان

[illegible]

[illegible]

چادر کا بستر تان کر انہیں خاک پر پھینک دیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پیشانیوں پر سجدے کے نشان تھے اور جن کی زبانوں سے توحید و رسالت کے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بارگاہ مظلوموں اور کمزور انسانوں کی آخری جائے پناہ تھی

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بیجا کیاں

[illegible]

منظر قیامت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں خون ہی خون نظر آتا تھا۔ شام میں جس پتھر کو اٹھایا جاتا اس کے نیچے تازہ خون

[illegible]

چنگاریاں نکلے تھیں۔ (تہذیب التہذیب۔ تاریخ الخلفاء)

حضور ﷺ کی بیتابی

نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کو اہل بیت

اطہار خصوصاً سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے بے حد محبت تھی۔ جس

[illegible]

میں ایک حشر بپا کر دیتے تھے۔ جب اسی پیارے اور لاڈلے حسین رضی اللہ عنہ

[illegible] کی بیویاں [illegible] عورتیں [illegible] نوحہ [illegible]

ذرا تصور کیجئے اس وقت رحمت دو عالم ﷺ کے دل کی کیا کیفیت ہوئی ہوگی۔

جسے سید ابرار [illegible] ان حدیثوں میں اس کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

رأيت النبي ﷺ فيما يرى النائم ذات يوم بنصف النهار أشعث أغبر بيده قارورة فيها دم فقلت بأبي أنت وأمي ما هذا قال هذا دم الحسين وأصحابه لم أزل ألتقطه منذ اليوم

میں نے دس محرم کو دوپہر کے وقت خواب میں حضور ﷺ کو اس عالم میں دیکھا کہ آپ کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود تھے اور خون سے بھری ہوئی شیشی آپ کے ہاتھ میں تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ بال بکھرے ہیں یہ کیسی صورت ہے [illegible] یہ میرے نور عین حسین (رضی اللہ عنہ) اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے جو آج میں نے صبح سے جمع کیا ہے۔ جب میں نے معلومات حاصل کیں تو ٹھیک اسی روز میں نے یہ خواب دیکھا تھا وہی روز امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دن تھا۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں۔

رأيت رسول الله ﷺ وعلى رأسه ولحيته التراب فقلت ما لك يا رسول الله قال شهدت قتل الحسين آنفا (رواہ الترمذی)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کا سر اقدس اور داڑھی مبارک گرد و غبار سے اٹی ہوئی ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں؟ فرمایا ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) ابھی ابھی حسین کو قتل کر دیا گیا ہے اور میں اس وقت اپنے پیارے حسین رضی اللہ عنہ کی قتل گاہ سے آ رہا ہوں۔

صلى الله على سيدنا وحبيبنا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين

ولعنة الله على أعدائه وأعدائهم أجمعين

شہداء کے سر نیزوں پر: شہادت حسین کے بعد اہل بیت اور سید زادیوں کو گرفتار کر لیا گیا اور تمام مقتولوں کے سر کاٹے گئے تاکہ کوفہ اور ظالموں کو اس سفاکی اور شقاوت کا ثبوت ملے۔ ان کمینوں نے ان مقدس سروں کو نیزوں پر چڑھایا اور بڑے تزک و احتشام کے ساتھ شادیانے بجاتے ہوئے کوفہ کو روانہ ہوئے۔ لشکر کے آگے آگے شہیدوں کے چھیدے ہوئے سر مبارک تھے اور ان کے بعد اہل بیت کی عفت مآب خواتین تھیں جو اونٹوں پر [illegible] بٹھائی گئی تھیں [illegible] تھا [illegible] سواری [illegible] کوئی چیز [illegible] کتاب [illegible] کی ردا [illegible] تھیں [illegible]

درود و سلام شہادت کے بعد جب شامی سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر [illegible] لے کر چلے تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے [illegible] سعد سے فرمایا کہ مجھے ذرا [illegible] میں بھائی کی [illegible] قافلے کو اس راستے سے لے جاؤ جہاں ہمارے شہیدوں کی لاشیں پڑی ہیں۔ جب اہل بیت کا یہ ستم رسیدہ لٹا پٹا قافلہ شہادت گاہ کی طرف سے گزرا اور وہاں لاشوں پر اہل بیت کی بیبیوں کی نظر پڑی تو قافلہ میں کہرام بپا ہو گیا۔ لاشوں کی حالت گھوڑوں کے سموں سے کچلی جانے سے متغیر ہو چکی تھی کہ شناخت نہیں ہو سکتی تھی۔ حضرت سیدہ زینب بنت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بڑی تلاش کے بعد اپنے مظلوم بھائی حسین رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کو پہچانا۔

ناگاہ چشم [illegible]

[illegible] شریف [illegible]

بے اختیار نعرہ زد یا حسین [illegible]

[illegible] چناں [illegible]

[illegible]

[illegible]

☆☆

[illegible] حسین [illegible]

[illegible] سید [illegible] حسین [illegible]

[illegible] یا محمد ﷺ [illegible] ہماری حالت دیکھئے آپ کا نواسہ حسین رضی اللہ عنہ جنگل میدان میں خاک و خون میں لتھڑا پڑا ہے۔ آپ کی عفت مآب بیٹیاں اسیر ہیں۔ آپ کی معصوم ذریت مقتول پڑی ہوئی ہے اور کربلا کی ہوائیں ان پر خاک اڑا رہی ہیں۔ یہ درد بھرے کلمات سن کر دوست و دشمن سب رو رہے تھے۔

تجہیز و تکفین: خونخوار اور وحشی شامیوں نے اپنے مردوں کو دفنایا اور خاندان نبوت کے ان مقدس اور معصوم نونہالوں کی پاک لاشوں کو یونہی بے گور و کفن کربلا کے جنگل میدان میں چھوڑ کر چلے گئے۔ تین دن تک شہیدوں کی لاشیں بغیر تجہیز و تکفین اس میدان میں پڑی رہیں۔ تیسرے دن غاضریہ کے باشندوں

نے ان معصوم لاشوں کو سپرد خاک کیا۔ شاہی سر مبارک کو ابن زیاد کے ملاحظہ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

بتول رضی اللہ عنہا کا لاشہ بے سر کے دفن کیا گیا۔

کوفہ میں جلوس

[illegible]

ہوا اہل بیت کے مظلوموں کو ساتھ لے کر کوفہ کے بازاروں سے گزرا تو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لیکن یہ رونے والے اور شور و فریاد کرنے والے وہی کوفی تھے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

العابدین رضی اللہ عنہ نے جب ان بزدل اور بیوفا کوفیوں کو روتے اور نالہ و [illegible]

[illegible] تو یہ فرمایا

"منافقو! بزدلو! بے غیرتو! اب روتے ہو؟ مصروف فریاد و شیون ہو [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

بہایا ہوگا۔

قصہ ہوا ظالمو! ہماری ناگفتہ بہ حالت پر ہنسیں۔ ہمارے مٹنے اور اس [illegible]

[illegible]

حیا اور غیرت انسانی ہو تو انہیں آنسوؤں کے سیلاب میں ڈوب جاؤ"

حضرت بی بی زینب بنت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ پر رسی سے بندھی سوار تھیں۔ انہوں نے جو بازار والوں کو مصروف تماشا دیکھا تو نہایت درد بھری آواز میں فرمایا۔

"کوفیو! لعینو! آؤ ہماری سیر دیکھو۔ ہم وہی بزرگ ہستیاں ہیں جن کو رسول مقبول ﷺ نے تمہارے سپرد کرتے ہوئے [illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رسی سے باندھا گیا ہے ان سے میں تمہارے لئے دعائے خیر کرتی تھی۔ یہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نہیں سکتا۔ بیمار کا سر [illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ حسین رضی اللہ عنہ کا خون [illegible]

[illegible] تمہیں اس وقت سے بھی تیار رہنا چاہئے"

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے اشعار اور تقریر سے پتھروں کا جگر [illegible]

[illegible]

[illegible]

مظلوموں کی مدد کی جرأت نہ ہوتی تھی۔

حضرت امام حسین [illegible] کا سر ابن زیاد کے دربار میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے سامنے پیش کیا گیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ کے صحابی [illegible]

[illegible]

[illegible]

"خبردار! یہ گستاخی نہ کر، اپنی چھڑی ہٹا۔ خدا کی قسم! میں نے ان ہونٹوں پر پیغمبر خدا ﷺ کو بوسے دیتے اور پیار کرتے دیکھا ہے"۔

یہ کر استبداد ابن زیاد آگ بگولا ہو گیا اور یہ کہہ کر اسی وقت [illegible]

[illegible]

تمہیں قتل کروا دیتا۔

[illegible] ﷺ [illegible]

حضرت [illegible] شہادت [illegible]

مظلوموں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کا [illegible] ہمیں [illegible]

[illegible] اور تنگی مصیبت میں گرفتار [illegible] اہل بیت [illegible]

[illegible]"

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا بنت فاطمہ رضی اللہ عنہا [illegible]

"[illegible]

میں پیدا [illegible] شرف [illegible] کا [illegible] عطا فرمایا [illegible]

طہارت و نظافت سے [illegible]"

[illegible] دیکھو [illegible] بھائی حسین رضی اللہ عنہ کا [illegible]

[illegible] خاک میں [illegible] (خاک در بخش)

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ [illegible]

وقت مقرر ہے جس سے کسی کو مفر نہیں۔ قرآن عظیم [illegible]

[illegible]

تم فرما دو [illegible] اپنے گھروں میں ہوتے [illegible]

اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے۔

[illegible] شہادت [illegible] حضرت محمد [illegible]

ﷺ بہت پہلے [illegible]

تھے۔ [illegible] وقت قریب ہے [illegible]

دربار میں پیش ہوگا۔ اور [illegible] حضور [illegible]

[illegible]

[illegible] مظلوم شہید کربلا [illegible]

بے نوفیر [illegible] قتل کر دیا جائے۔ [illegible]

حسین رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] ملعون [illegible]

[illegible] العالمین [illegible]

شان کا نام و نشان [illegible]

سطح ارض پر باقی [illegible]

غور کیجئے کہ جن کا یہ جیسا [illegible] قصد اور ناپاک عزم ہو انہیں کوئی فرد

بشر یہ محبت ہوش و حواس ایک لمحہ کیلئے مسلمان سمجھے اور کہنے کے لئے تیار ہو سکتا

[illegible] حضرت [illegible] شیطان [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوگا۔

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

ﷺ [illegible]

﴿ [illegible] ﴾

[illegible] کوئی [illegible]

[illegible]

[illegible] حضور ﷺ [illegible] ارشاد فرمایا۔

﴿ [illegible] ﴾

(مستدرک حاکم، زرقانی علی المواہب)

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی

جان ہے کہ جو شخص [illegible] اہل بیت [illegible]

دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

پھر قرآن مجید [illegible] حسین رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] ہے۔

﴿ [illegible] ﴾

[illegible]

بیشک [illegible]

آخرت میں [illegible] کر رکھا ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] شیطان [illegible]

مقدس [illegible] کے وارث [illegible]

[illegible] مظلوموں کے [illegible] اس مظلوم [illegible]

محبوب رسول ﷺ کی نسل [illegible]"

ان الفاظ میں کچھ ایسا [illegible] فوراً [illegible] ہوگئی

اور [illegible] (ابن جریر)

سر [illegible]

[illegible]

کے حق پرست شہیدوں کے سر نیزوں پر چڑھا کر لے چلے تو راہ میں [illegible]

[illegible]

[illegible] رہ جاتے ہیں

واللہ! جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے

[illegible] آیت تک پہنچا

﴿ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا﴾

یعنی اصحاب کہف کا قصہ [illegible] عجیب ہے تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک سے بزبان فصیح آواز آئی۔

﴿یا تالی القرآن اعجب من اصحاب الکہف قتلی و حملی﴾

[illegible]

اے قرآن پڑھنے والے! اصحاب کہف کے قصے سے میری شہادت اور بے لاش سر نیزے پر چڑھائے ہوئے شہر بہ شہر پھرانے کا اندوہناک قصہ زیادہ تعجب خیز ہے۔

یزید کے دربار میں

[illegible] شہر [illegible]

[illegible]

کے دردناک حوادث بڑے فخر و مباہات سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ حسین [illegible]

[illegible]

تو نسیم جنوب کی شدت اور لو کی تیزی سے خشک ہو [illegible] کی خوراک بن گئے ہیں

یہ سن کر [illegible]

[illegible] اس لونڈی بچہ کو غارت کرے اور اس پر خدا [illegible]

[illegible]

لعین ملعون کا یہ گریہ وقتی مصلحت اور یہ اظہار افسوس محض منافقت

[illegible] نے خاندان نبوت کے قتل و غارت کرنے والے بدبخت اور ملعون گروہ سے شرعی قصاص لینا بھی ضروری نہ سمجھا۔

لعنۃ اللہ علیکم دشمنان اہل بیت

اہل بیت کا لٹا ہوا قافلہ جب یزید کے دربار میں پہنچا تو یزید بڑا [illegible] معاویہ بھی بے قرار ہو گیا پورے شاہی محل میں ایک کہرام مچ گیا۔

یزید ملعون نے اہل بیت کو کچھ دن اپنا مہمان رکھا۔ حضرت زین [illegible] مسلمانوں کی سرحد پر جا کر جہاد میں مصروف ہو جائیں گے۔ مگر ابن زیاد نے ان کی کوئی بات بھی نہیں مانی اور قتل کروا دیا۔"

جب یزید پلید اہل بیت اطہار کو بشیر بن نعمان رضی اللہ عنہ کی [illegible] حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے [illegible]

"ابن مرجانہ پر خدا کی لعنت ہو واللہ اگر میں حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوتا اور وہ میرے سامنے کوئی شرط بھی پیش کرتے تو میں اسے ضرور منظور کر لیتا۔ [illegible] ہمارے خط و کتابت کرتے رہنا جو ضرورت بھی پیش آئے مجھے خبر دینا"

کسی شاعر نے کیسی سچی بات کہی ہے۔

[illegible]

[illegible]

مدینۃ الرسول ﷺ میں [illegible] پہنچا تو مدینہ منورہ [illegible] طرف ایک شورِ قیامت برپا ہو گیا۔ بنی ہاشم کی خاتونوں نے [illegible] [illegible]

"کیا کہو گے جب تمہارے رسول تم سے سوال کریں گے کہ اے [illegible] تم نے میری [illegible] [illegible]

[illegible] رسول کہاں ہیں؟ ..... علی مرتضیٰ کی [illegible] جگر گوشۂ بتول کہاں ہیں؟ [illegible]

ابھی مدینۃ الرسول میں وہ صحابہ کرام اور صحابیات زندہ تھیں جنہوں [illegible] [illegible]

وزاری سے معمور ہو گی۔

کتنا جگر خراش اور روح فرسا منظر ہو گا، جب قدسیوں کا یہ لٹا ہوا قافلہ مدینہ منورہ کی گلیوں، کوچوں اور بازاروں میں صف ماتم بچھاتا ہوا [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ کی امت کے ہاتھوں [illegible]

[illegible] جوانوں کو چیر پھاڑ کر [illegible]

[illegible] برسوں تک لوگوں کے دلوں کو [illegible]

آج اس سانحۂ عظیم پر تقریباً چودہ سو صدیاں گزر چکی ہیں، آنکھوں سے [illegible] آنسو جاری ہیں اور قیامت تک جاری رہیں گے۔

[illegible] علیٰ حبیبہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

ولعنۃ اللہ علیٰ اعدائہ واعداء ہم الظلمین

☆ ☆ ☆

اہل بیت رسول سے صحابہ کرام کی عقیدت

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

محمد طیب

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور شان اہل بیت کی تصدیق

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ظاہری اور معنوی اہل بیت رسول ﷺ سے شفقت و محبت سے پیش آتے تھے اور آپ کی حالت میں آپ کی محبت اہل بیت پاک بے مثال تھی۔

شیعہ کی ... کتب سیرت میں یہ واقعہ تفصیل سے بیان ہوا ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جناب حضرت ... سے مشورہ کیا اور کہا رسول اللہ ﷺ نے ابھی تک اپنی لخت جگر کا رشتہ طے نہیں فرمایا لگتا ہے آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے ہیں ... رشتہ ... تو تمہیں رشتہ ... مجلس سے ... حضرت علی رضی اللہ عنہ ... نے رشتہ مانگنے سے روک رکھا ہو کہ شادی کے خرچ اور ضروریات ... ہو ... ہم ... بات ... چنانچہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ... کے پاس گئے ... رسول اللہ ﷺ سے رشتہ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے مجھے ... مجھے ... رشتہ مانگنے سے ... ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ... چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے رشتہ مانگا جو آپ نے قبول فرمایا اور فرمایا ... عمر، عثمان ... سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اور فلاں فلاں دیگر صحابہ کو بلاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خوشی خوشی باہر نکلے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ باہر مسجد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے حضرت علی نے ... انہیں خوشخبری رشتہ کی ... آپ ﷺ ... لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ حضرت علی ...

پیش کی۔ آپ نے وہ رقم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کو دی اور فرمایا اس سے میری بیٹی فاطمہ کے لئے ضروریات کی چیزیں خرید لو ... حضرت ... نے فرمایا جو چیز بھی خریدو وہ ابوبکر کے مشورے سے خریدو۔ جب چیزیں آگئیں تو آپ نے اپنی لخت جگر کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نکاح پڑھایا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کو گواہ بنایا۔ یہ سارا واقعہ اسی تفصیل کے ساتھ اہل تشیع کی معتبر کتاب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد اول میں سید ہاشم ... صاحب نے لکھا ہے۔ کتب اہل سنت میں ... جلد ۳ کتاب المناقب ... فاطمہ بنت رسول ﷺ۔ صواعق المحرقہ وغیرہ میں بھی اس کی تفاصیل آئی ہیں۔ معلوم ہوا صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت تھی اور انہیں کی کوشش سے آپ کا رشتہ طے ہوا اور خاندان اہل بیت کی تشکیل پایہ تکمیل کو پہنچی۔ گلستان اہل بیت کو ... میں ... ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

۲۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاندان اہل بیت پاک سے جو عقیدت تھی اس پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے۔

... رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے دائیں بیٹھتے ... حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دور سے دیکھا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ رہے ہیں۔ انہوں نے انہیں ... کے لیے جگہ بنا دی اور خود ایک طرف ہٹ گئے۔ نبی پاک ﷺ نے یہ منظر دیکھا تو فرمایا ابوبکر تمہیں کس چیز نے مجبور کیا؟ عرض کیا ھذا عمک یا رسول اللہ (یا رسول اللہ یہ آپ کے چچا ہیں) ... حتی رؤی ذلک فی وجهه (نبی پاک ﷺ اس عمل سے بہت خوش ہوئے تا آنکہ یہ خوشی آپ ﷺ کے چہرہ مبارک میں دیکھی جا سکتی تھی) (ابن عساکر، کنز العمال جلد ۱۲ ص ۵۰)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی ایسی ہی روایت ہے

[illegible]

[illegible] محبت اہل بیت [illegible]

پہنچتے ہیں [illegible] جلد ۳ ص ۱۵۵

سبحان اللہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] کا مقام و مرتبہ [illegible] ﷺ [illegible] سبق ملتا ہے کہ جو شخص [illegible] ﷺ [illegible] عظیم [illegible] جب صدیق [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] ﷺ [illegible] کے مطابق منصب خلافت [illegible] ہمیشہ خیال رکھا چنانچہ

۲۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible] ﷺ [illegible] میراث نہیں ہوتی ہم جو کچھ پیچھے چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے [illegible] ﷺ [illegible] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] ہم آپ کی فضیلت جانتے ہیں [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے [illegible] رشتہ دار مجھے اس سے زیادہ [illegible] کہ میں اپنے رشتہ داروں سے اچھا [illegible] (بخاری شریف جلد اول ص ۵۲۶ مناقب قرابت رسول)

۴۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] کرتے تھے [illegible] لوگو رسول کریم ﷺ کے اہل بیت سے [illegible] میں آپ ﷺ کی نسبت کا خیال رکھو (بخاری شریف [illegible])

۵۔ عقبہ بن حارث کہتے ہیں میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] عصر پڑھ کر نکلا یہ نبی کریم ﷺ کے وصال کے چند دن بعد کی بات ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ساتھ چل رہے تھے۔ راستے میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نظر آئے جو بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کندھوں پر بٹھا لیا اور کہنے لگے

[illegible]

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بار بار یہ کلمات دہراتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] بخاری شریف [illegible] المناقب ص ۵۲۶)

یہ روایت [illegible] کے ساتھ کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ [illegible] ﷺ [illegible] محبت [illegible] قلب [illegible] داخل ہو [illegible] تھے۔ یہ محبت کی معراج ہے۔

فاروق اعظم اور حب آل رسول معظم ﷺ

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] آپ کی محبت اہل بیت سے چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں

[illegible] ﷺ [illegible] عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا [illegible] ﷺ [illegible] جلد ۱۳ ص ۱۵۴

[illegible] ﷺ [illegible] (کنز العمال جلد ۱۳ ص ۶۵۹)

ان دونوں واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اہل بیت رسول ﷺ سے کتنی [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

۲ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت عباس رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] بارش [illegible] حضرت عباس [illegible] وقت بارش ہو جاتی تھی۔ (بخاری شریف ج۱ ص۵۶۲)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] دوست [illegible] بڑی مشکل کی [illegible] سوال کرنا چاہیے [illegible] ہر مسلمان کو بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیے۔

۴ [illegible] روایت ہے کہ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس [illegible] فاطمہ رضی اللہ عنہا [illegible] آپ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] (مشکوٰۃ [illegible] مناقب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا)

۵ [illegible] روایت ہے کہ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ [illegible] عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible] آپ کو [illegible] مسجد کے قریب [illegible] ملاقات [illegible] فرمایا [illegible] کیا حذیفہ [illegible] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت عباس رضی اللہ عنہ [illegible] آپ [illegible] پاک ہونا چاہیے [illegible] حضرت عباس رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت عباس رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ [illegible] کنز العمال ج ۳ ص ۵۰۳ [illegible] عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

۶ [illegible] روایت ہے کہ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ [illegible] سیدنا امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما [illegible] عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آپ رضی اللہ عنہ [illegible] حسنین رضی اللہ عنہما [illegible] (ریاض النضرہ [illegible] ص ۳۰۱) [illegible]

۷ [illegible] رضی اللہ عنہم [illegible] روایت [illegible] حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ [illegible] حسنین رضی اللہ عنہما [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] (کنز العمال ج ۳ ص ۶۵۸)

۸ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

آپ نے فرمایا انت احق بہ لا [illegible]

[illegible]

طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انما انت فی [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

([illegible] جلد [illegible] ص ۲۵۵)

9 ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عیب جوئی [illegible] کی طرف اشارہ [illegible]

([illegible])

یہاں ہم اہل تشیع کی ایک معتبر کتاب سے بھی [illegible] مناسب سمجھتے ہیں شاید کسی [illegible] مشہور کتاب [illegible] خطاب رضی اللہ عنہ [illegible] حسن و حسین رضی اللہ عنہما کا وظیفہ [illegible] بھولیں مال سے بھر دیں۔ آپ کے بیٹے [illegible] طول صحبت اور ہجرت کا شرف حاصل ہے [illegible] فاروق رضی اللہ عنہ [illegible] تیری [illegible] سے بہتر ہے اور [illegible] سے بہتر ہے

(عمدۃ الطالب فی [illegible] جلد ۳ [illegible])

عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور محبت آل نبی ﷺ

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی آل رسول ﷺ سے بہت پیار رکھتے تھے

اس سلسلہ میں کتب اہل سنت ایسے واقعات سے بھری ہیں۔ [illegible] سرکار [illegible] ﷺ کے اہل بیت [illegible] چونکہ [illegible] عثمان غنی رضی اللہ عنہ [illegible] خدمات پیش [illegible] نذرانہ پیش کیا اس سلسلے کی ایک حدیث ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں "[illegible]" آل محمد ﷺ چار دن [illegible] تاآنکہ ان کے بچے بھوک سے بلکنے لگے، نبی پاک ﷺ تشریف لائے [illegible] آپ کے ہاتھوں ہی سے اللہ نے کچھ چاہا بھیجا آپ نے وضو کیا [illegible]

[illegible]

پاس [illegible] شدید بھوک لگی ہوئی ہے تو فوری [illegible] ہے اور تین سو درہم کی تھیلی بھی [illegible]

[illegible]

[illegible] کی دعوت [illegible] فرمایا۔

([illegible] ص ۳۹)

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا [illegible] ﷺ [illegible] رضی اللہ عنہا [illegible] ﷺ [illegible] تھے۔ حضرت علی [illegible] ﷺ [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

رسول ﷺ کو شامل ہے وہاں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے بچوں پر صادق ہے بلکہ حدیث کے یہ الفاظ کہ آل محمد کے بچے چار دن کی بھوک سے بلکنے لگے واضح بتا رہے ہیں کہ ان سے حسنین کریمین ہی مراد ہونے چاہئیں

[illegible]

خلاصہ گفتگو یہ ہے عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ہر مشکل وقت میں آل رسول ﷺ کی خدمت کی اور اکثر دست رسول ﷺ دعا کے لئے ان کے حق میں اٹھا رہتا تھا اور جنت میں ان کا مقام بلند کرتا رہتا تھا

[illegible] کے لئے ساری رقم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مہیا کی۔

[illegible]

اپنی زرہ بیچ کر قیمت میرے پاس لاؤ تا کہ میں اپنی لخت جگر کے لئے ضروری سامان خریدوں جو تم دونوں کے کام آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گیا اور عثمان بن عفان سے چار سو سیاہ درہموں کے بدلے میں اسے فروخت کیا۔ میں نے ان سے درہم لے لئے اور انہوں نے مجھ سے زرہ لے لی پھر انہوں نے مجھ سے کہا اے علی آپ کو درہموں کی مجھ سے زیادہ ضرورت ہے اور مجھے آپ سے زیادہ زرہ کی ضرورت نہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا تو پھر زرہ بھی لے جائیں اور درہم بھی۔ ھدیۃ منی الیک میری طرف سے آپ کو ہدیہ ہے۔ میں نے زرہ اور درہم دونوں لے جا کر نبی کریم ﷺ [illegible] اور بتایا کہ سب کچھ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے دیئے ہیں اللہ تعالیٰ بخیر۔ نبی کریم ﷺ نے عثمان [illegible] کے [illegible]۔ پھر آپ نے ان درہموں میں سے مٹھی بھر کر نکالی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا یا ابا بکر اشتر بھذہ الدراھم لا [illegible] کے لئے ضروریات خانہ لے کر آؤ (کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد اول ص ۳۵۹ [illegible]

کے لئے جملہ ضروریات خانہ اسی مال میں سے خریدی گئی جو عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔

[illegible] کوئی زیادہ تھا نبی کریم رحمۃ للعالمین ﷺ نے اس میں سے مٹھی بھر نکال کر

[illegible]

امت مسلمہ میں فساد ڈالنے کی کوشش ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اہل بیت سے جو محبت تھی وہ ان احادیث سے ظاہر ہے جو آپ نے

[illegible]

سیاہ بالوں سے اس پر نقوش بنے ہوئے تھے اتنے میں حضرت حسن بن علی

[illegible]

یہ آیت پڑھی "انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا" (مسلم شریف جلد دوم کتاب فضائل حسنین رضی اللہ عنہما ص [illegible]

[illegible]

"ما رایت احدا اشبہ سمتا و دلا و ھدیا برسول اللہ فی قیامھا وقعودھا من فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ"

ترجمہ: میں نے کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا کہ جس کا اٹھنا، بیٹھنا [illegible] رسول اللہ ﷺ کا تھا [illegible] آگے فرمایا اور وہ جب نبی اکرم ﷺ کے پاس آتیں تو [illegible] نبی پاک ﷺ ان کے پاس جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں اور [illegible]

[illegible]

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۲۲۰)

فضائل اہل بیت میں سیدہ عائشہ صدیقہ [illegible]

[illegible] تے ہیں صرف یہ شبہ [illegible] Confusion [illegible]

[illegible] سیدہ عائشہ صدیقہ [illegible] اہل بیت [illegible]

جنگ جمل میں حضرت علی [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا [illegible]

[illegible] دشمن اسلام کی سازش سے ہونے والی اس جنگ میں [illegible]

[illegible]

کاش میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور بھولی بسری چیز ہو گئی ہوتی۔

([illegible])

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عقیدت و ادب رسول ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible] اہل بیت رسول ﷺ سے [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ فرماتے تھے [illegible] حسن میرا ہے (ابن عساکر، کنز العمال جلد ۱۳ ص ۲۵۰)

[illegible]

[illegible] نہیں بڑی پڑتی ہیں (میں رو پڑتا ہوں)

(حاکم، البدایہ جلد ۸ ص ۳۶)

[illegible]

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے معانقہ فرمایا کرتے تھے (اپنے بازوؤں میں لے کر محبت سے دبایا کرتے تھے)

([illegible] شریف [illegible] مناقب حسن و حسین رضی اللہ عنہما ص ۵۳۰)

[illegible]

[illegible] (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۰۹)

[illegible] حضرت حسن رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible] تھوڑی ہی دیر بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے اور آتے ہی پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ سے لپٹ گئے۔ دونوں نے ایک دوسرے کو خود سے چمٹا لیا۔ پھر آپ نے فرمایا اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ اے اللہ میں اس سے محبت [illegible] تو بھی اس سے محبت [illegible] سے بھی محبت رکھ۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۵۹۰)

[illegible] ﷺ نے فرمایا کہ ان الحسن والحسین ھما ریحانتای من الدنیا بے شک حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں اس دنیا میں میرے پھول ہیں۔

(ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۱۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا کردار در عظمت اہل بیت ابرار:

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] حسن و حسین [illegible]

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ و شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کا اتنا افسوس تھا [illegible] کا مسئلہ پوچھ [illegible] مصطفیٰ ﷺ و شہید [illegible] قلب مصطفیٰ ﷺ [illegible] کا قتل حسین رضی اللہ عنہ سے کچھ بھی تعلق [illegible] عبداللہ بن عمر

[illegible]

امیر معاویہ کا عقیدہ در شان اہل بیت عظام

[illegible] اہل بیت کی حیثیت [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] ہوا کہ قاتلان عثمان غنی لشکر میں تھے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے والا میں معاویہ ہوں گا [illegible] قاتلوں [illegible] موجود نہیں تھی اور صورت [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] مملکت میں شہر شہر [illegible]

[illegible] امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے اختلاف [illegible]

[illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] میں بھی کوئی بات [illegible] وکان امر اللہ قدرا مقدورا اس تنازع سے [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] شروع کیا اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر رحمت فرمائے [illegible]

[illegible] بیعت کا یہ عالم تھا کہ ہم بات کرنے میں ان سے پہل نہیں کر سکتے تھے [illegible] امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رونے لگے [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] صبح شام قرآن پڑھا کرتے [illegible]

[illegible]

[illegible] یا اپنے ڈال دیتی اور ستارے نکل آتے تو مسجد کے محراب [illegible]

[illegible]

ختم حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے ہی تھے [illegible]

۳۲۸، ص ۲۵ مطبوعہ قم)

اسی طرح [illegible] کے [illegible]

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف [illegible]

[illegible]

کہ اب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] (حلیۃ الابرار، ص ۳۳۵)

۲۔ مشہور مورخ [illegible] امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو [illegible]

[illegible]

اشعار کا ترجمہ یہ ہے

[illegible]

[illegible] (تاریخ [illegible] ص ۹۹)

[illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] امیر معاویہ رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] امیر معاویہ کے ہاتھ پر بیعت [illegible]

[illegible] آپ رضی اللہ عنہ بیعت [illegible]

[illegible] امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت

قائم رکھنے کا حکم فرمایا [illegible] امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اہل بیت [illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا امیر معاویہ کے خلفاء حضرت علی پر لعنت کرتے تھے؟

[illegible]

[illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

بھی معاذ اللہ مساجد میں۔ گیلانی) جیسے کہ مذکورہ حدیث بخاری میں حضرت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... یبحث انسا ابکی لـ هذا الناس من حلمه و علمه

[illegible] ... تم پر افسوس ہے میں اس لئے رو رہا ہوں کہ آج

[illegible] ... محروم

ہو گئے ہیں (البدایہ جلد ۸ ص ۱۵ مطبوعہ مصر) اس فصل کا خلاصہ یہ ہے کہ صحابہ

[illegible]

[illegible] ... محبت بھی

وہ ایک دوسرے کے سچے خیر خواہ تھے ... کی وجہ سے اختلاف رائے

[illegible]

[illegible]

کے درمیان ہوا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جنگ صفین کے دوران قیصر روم نے مکہ

شریف پر حملہ کرنے کا سوچا اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے

[illegible]

[illegible]

تجھ پر حملہ کروں گا اور تیری سلطنت کے ہم دونوں مل کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیں

[illegible]

[illegible]

اہل بیت رسول بھی صحابہ کرام سے گہری محبت رکھتے تھے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... حضرت علی ... [illegible]

سیدہ فاطمہ زہراء سے باغ فدک چھین لیا وغیرہ ذالک من خرافات اس لئے یہ

[illegible] ... تعریف کرتے ہوئے جب تک

... کرام خصوصاً خلفائے راشدین ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... اہل بیت کا ... ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... اور اولاد و بتول خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے

کیسی عقیدت و محبت رکھتے تھے اور اس فصل میں میں کتب اہل سنت سے کوئی

حوالہ یا عبارت پیش نہیں کروں گا بلکہ کتب شیعہ کی روشنی میں وہ سچائی پیش

[illegible]

کلام حضرت علی رضی اللہ عنہ در شان خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

[illegible] ... حضرت صدیق

[illegible] ... حضرت علی رضی

اللہ عنہ نے فرمایا

لعمری ان مکانهما فی الاسلام لعظیم وان المصاب بهما لجرح فی

[illegible]

[illegible]

اللہ عنہما) کا مرتبہ بہت بلند ہے اور ان کا دنیا سے جانا اسلام کے لئے بہت

صدمہ ہے اللہ ان دونوں پر رحم فرمائے اور انہیں سب سے اچھی جزا عطا

فرمائے (وقعہ صفین ص ۲۳ مطبوعہ بیروت)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ست محمد و سیرت اپنائی اور امامت میں عدل و انصاف قائم کر کے دکھایا۔ آگے

حضرت علی فرماتے ہیں ہمارے دل میں یہ بات آئی کہ ہم آل رسول میں سے

ہیں اور خلافت کے زیادہ حق دار ہیں لیکن جب ان دونوں نے عدل و انصاف

[illegible]

(وقعہ صفین ص ۱۳۹)

۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شیخین رضی اللہ عنہما کے متعلق یہ ارشاد بھی

فرمایا ہے کہ هما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیه

[illegible]

کرنے والے امام ہیں وہ حق پر کاربند تھے اور حق پر ہی قائم رہ کر دنیا سے

[illegible]

[illegible]

امام حسین کے ساتھ میدان کربلا میں [illegible]

[illegible] ابوبکر کہا جاتا ہے [illegible]

[illegible]

امام حسن رضی اللہ عنہ کی عقیدت خلفائے راشدین سے

جب امام حسن رضی اللہ عنہ نے [illegible]

کرتے ہوئے ان کے ہاتھ پر بیعت [illegible]

[illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ سے صلح کر رہے ہیں کہ وہ اللہ کی کتاب، رسول ﷺ کی سنت [illegible] خلفائے راشدین کی سیرت پر عمل کریں گے (کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد اول ص ۵۷۰ [illegible]

[illegible]

امام حسین جنت میں خلفائے راشدین کو ملنے کے لیے بے چین رہے تھے

[illegible]

[illegible]

امام زین العابدین کی خلفاء راشدین کے گستاخوں پر پھٹکار

[illegible] نزدیک وہ تینوں لگاتار پہلا دوسرا اور تیسرا امام کہلاتے ہیں اب چوتھے امام [illegible] کی عقیدت بھی حضرات سیدنا صدیق [illegible] ملاحظہ فرمائیں۔ آپ کے پاس مدینہ [illegible]

[illegible]

[illegible] لایمان۔ آگے کی طرف اشارہ [illegible]

[illegible] جن کی تعریف اللہ یوں فرماتا ہے اور وہ لوگ جو ان کے (مہاجرین وانصار کے) بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو [illegible]

[illegible] قارئین [illegible]

[illegible]

[illegible] سے خلفاء راشدین کے متعلق مسموم ذہن کے مالک تھے اور اسی گستاخی کا [illegible]

نوٹ: ائمہ اہل بیت کی روایت کردہ حدیث خلفائے راشدین کی شان میں

[illegible] کے تمام راوی جو ہیں وہ ائمہ اہل بیت ہیں [illegible] منی بمنزلة السمع وان عمر منی بمنزلة البصر وان عثمان منی بمنزلة [illegible] حدیث [illegible] حضرت امام موسیٰ کاظم [illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] سے [illegible]

[illegible]

[illegible] پوچھا جائے گا [illegible]

[illegible] شیعہ [illegible]

[illegible] صدوق [illegible]

صدوق میں [illegible]

[illegible] قیامت میں سوال ہوگا [illegible]

[illegible] انکل سزا ملے گی مگر نبی پاک ﷺ کے کان آنکھ

اور [illegible] کا حساب نہیں ہوگا [illegible]

[illegible] کا مطلب [illegible] کا حساب بھی نہیں ہوگا [illegible]

میں سیدنا صدیق اکبر، سیدنا عمر فاروق [illegible] سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم [illegible]

جو حضرت سید العالمین ﷺ نے بیان فرمائی ہے وہ بہت ہی ایمان افروز ہے

اور اسے روایت کرنے [illegible]

پر ہماری جانیں قربان، اس کے پہلے راوی حضرت امام حسن ابن علی رضی اللہ

عنہما ہیں اور آخری راوی حضرت [illegible] اور روایت بیان والے با ترتیب ائمہ

اہل بیت [illegible] رضی اللہ عنہم ہیں [illegible] اہل بیت [illegible]

[illegible] اہل بیت [illegible] عقیدہ [illegible] صدیق [illegible]

اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سرکار مدینہ ﷺ سے وہ قرب حاصل ہے [illegible]

جسم کے لیے کان آنکھ اور دل کو حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا حب اہل بیت [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہم [illegible]

[illegible] عقیدت [illegible] اہل سنت و جماعت [illegible]

[illegible] اہل سنت [illegible]

[illegible] اہل بیت [illegible]

[illegible] محب اہل بیت میں [illegible]

[illegible] اہل سنت و جماعت میں [illegible] ہوئے ہیں [illegible])

[illegible] اس وقت موجود ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے،

☆ ☆ ☆

[illegible]

[illegible]

[illegible] حسین

[illegible] حسین

[illegible]

[illegible] جمیل کا مجرم ! کون ؟ ہمارا حسین

[illegible] نگاہ نبی ، پھول بتول و علی

[illegible] و کرم ! کون ؟ ہمارا حسین

[illegible] جان نبی ، محرم شان [illegible]

مظہر فیض اتم ! کون ؟ ہمارا حسین

نائب ختم رسل ، وارث مولائے کل

مالک عرب و عجم ! کون ؟ ہمارا حسین

اہل حرم کا امام ، غیرت دیں کا پیام

[illegible] تیغ [illegible] دم ! کون ؟ ہمارا حسین

چشمہ صدق [illegible] مطلع [illegible]

[illegible] ! کون ؟ ہمارا حسین

[illegible] وفا ، پیکر [illegible]

[illegible] ! کون ؟ ہمارا حسین

[illegible] شہادت کا [illegible]

[illegible] کون ؟ ہمارا حسین

[illegible]

[illegible] ! کون ؟ ہمارا حسین

[illegible]

[illegible] ! کون ؟ ہمارا حسین

[illegible] ظلمات میں [illegible]

[illegible] ! کون ؟ ہمارا حسین

[illegible] کی سرکار سے [illegible] کوئی نہ خالی پھرے

[illegible] ہمارا مجرم ! کون ؟ ہمارا حسین

([illegible])

بارے میں کوئی ایمان والا ارشاد ...

رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے

مدد کی اور انھیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں۔ ان میں

سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاندان نبوت سے اتنی محبت رکھتے تھے کہ

ہوتا تھا "(روض النضیر ۲۶۰، الجصاص ج ا ص ۸۱، نور الابصار ص ۲۲۷، امام

میں بھی وہاں شہید ہوا ہوتا (نور الابصار ص ۲۲۷) آپ

وجہ سے شامل نہیں ہو سکے تھے۔ اب آپ

(الاحزاب۔۵۷)

[illegible] یہ (کلام اقبال) حضور داتا صاحب
سید علی ہجویری حنفی بیان فرماتے [illegible] سب تحریرات صحت پر جدا اتفاق پر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قتل کرے ان سے قتل اہل بیت کا حکم صادر ہوا۔ (مظاہر حق
[illegible] ۲۲۲)

علامہ شارح اہل بیت کا حکم صادر ہوا (مظاہر حق ج۴ ص۲۲۰) شاہ
[illegible]
[illegible]
ص ۳۲) مولانا نعیم الدین مراد آبادی حنفی فرماتے ہیں "یزید تو بد نصیب
بد باطن بے دین اور ملک خاندان ہے جس کی پیشانی پر اہل بیت کرام کے بے
[illegible]
یزید کے چند اشعار نقل فرماتے ہیں جو اس بدبخت کے اقبال جرم اور مردود
ہونے پر دلالت کرتے ہیں مثلاً یزید مردود کہتا ہے "میں خندف کی اولاد میں
سے نہیں ہوں، اگر میں اولادِ نبی سے نبی ﷺ کے کئے ہوئے کا سوال (عوض) [illegible]
[illegible]
[illegible] کی ایک نسل کو قتل کر دیا۔ اور اب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کارنامے کئے اس امت میں کسی نے ایسے نہیں کئے۔ قتل امام حسین اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مر گیا اور جہاں کو
[illegible]
[illegible]

کو شہید کر دیا، مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے [illegible]
اسے جلا دیا (احسن الوعاء ص۵۲) ان سے از خود اسے چند [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے کہ قانون خداوندی ہے "تاکہ تم میں وہ اپنا
[illegible]
کرتے رہتے تھے (نحل ۲۵) یعنی برائی کا حکم دینے والا بھی گناہ کرتے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کو (دیکھ یا سن کر) اس سے نفرت کرے اور اس کو برا سمجھے تو وہ اس برائی سے
[illegible]
[illegible]
حدیث بھی سن لیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی اور اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب (نساء ۹۳)

وما علی الا البلاغ

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

حضرت خواجہ نذیر احمد چوراہی

[illegible]

نام و نسب: [illegible]

فاروق رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔

ولادت باسعادت: ہمارے آقائے ممدوح ۱۳۱۳ھ کو موضع [illegible]

[illegible]

پھر انہوں نے اپنی زبان مبارک سے [illegible]

[illegible]

کسب علم

[illegible]

حضرت شیخ الزمان خواجہ نور محمد علیہ الرحمۃ علوم ظاہر [illegible] ساتھ علم باطن میں بھی دستگاہ رکھتے تھے [illegible] مستفید و مستفیض [illegible]

[illegible] بیان کرتے [illegible]

پابندی کو لازم قرار دیتے۔

بیعت و خلافت: [illegible]

تبلیغ دین و اشاعت طریقت [illegible]

[illegible]

... جان کی علامت قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمائے ...

... احسنهم خلقا

مومنوں میں زیادہ کامل ایمان والا ان میں زیادہ اچھے خلق والا ہے۔

خواجۂ خواجگان خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ حسن اخلاق کے

... مصداق تھے ... نمایاں تر پہلو پیش کئے جاتے ہیں۔

... خلق اور شیریں لب و لہجہ کے مالک تھے۔ لوگ گھبرائے

... آپ کی بارگاہ میں لے کر آتے اور آپ محبت و شفقت

... ان کی تکالیف رفع کرتے۔ کبھی مالی امداد کی صورت

... اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

۲ کسی کے خلاف شکایت نہ سنتے اور اس بات کو سخت ناپسند کرتے تھے۔

۳ خاموشی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں اسے بہت

...

فرماتے تھے۔ خصوصاً آپ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب اور نماز عصر سے غروب آفتاب تک خاموشی کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔

۵ کسی کی غلطی و لغزش پر گرفت نہ کرتے بلکہ عفو و درگزر سے کام لیتے تھے۔

...

فی سبیل اللہ، فقر و استغنا، شفقت و رحمت، احترام آدمیت، زہد و تقا ...

۷ امراء سے متاثر نہ ہوتے اور ان سے قطع تعلق بھی نہ کرتے تاکہ ان کی بھی اصلاح ہو سکے۔

۸ آپ کی طبیعت مبارکہ ریا و تصنع، عجب و غرور، فخر و خود پسندی اور تکلف

...

آپ کی طبیعت مبارکہ کا خاصہ تھی۔

۹ غصہ سے پرہیز فرماتے ...

پر نظر ... تے تھے۔

...

رنگی یا سبز دستار پہنتے تھے۔ پوٹھوہاری پاپوش پہنے

گیا۔ کبھی کبھار سلکوں لنگی ... رکھتے تھے۔ لباس پر بے جا خرچ سے پرہیز

...

اتباع شریعت

... عالم علوم عرفانی یعنی حضور اعلیٰ ...

...

... طریقت کے ذریعہ اس کے قلب و نظر کے حجابات دور کر کے اسے شریعت کا مقصود حاصل کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ اس لئے جو شریعت و سنت کے خلاف ہے وہ ولی نہیں۔ ولی وہ ہے جو شریعت کا پابند اور متبع سنت ہے۔

...

حضور سرور کائنات ﷺ کی کسی سنت کا تارک بھی ہو تو اسے جوتوں سے مار کیونکہ وہ شیطان ہے اور جو کچھ اس سے صادر ہو کر وہ استدراج ہے۔

اتباع شریعت اور پابندی سنت کا بلند ترین درجہ یہ ہے کہ انسان

...

... میں آنے والوں اور دیگر عوام الناس کو بھی سختی سے تاکید کرتے اور جمعہ

...

آپ نامحرم عورتوں سے بچنے کی بہت تلقین فرماتے تھے۔ اور درویشوں کو خصوصیت سے یہ ہدایت کرتے۔ قطب الارشاد حضور شاہ ولی ثانی علیہ الرحمۃ (علی پور شریف) اکثر اپنے حلقہ میں خواجہ باولی علیہ الرحمۃ کا یہ مقولہ سنایا کرتے تھے۔

"ماہ صیف جناں ماتھ ذرساں تیں نہ لا رتو"

قبلہ باولی علیہ الرحمۃ کا دن: ہمارے دن اور راتیں ہماری طرح "عام" سی ہوتی ہیں اور اولیاء کے دن اور راتیں انہی کی طرح "خاص"۔ جب ہم رات کو غفلت میں خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہوتے ہیں پیر مردان خدا اپنے "یار" سے راز و نیاز کے مزے لوٹ رہے ہوتے ہیں۔ حضور مظہر اسلام کے بقول "(مرد خدا) رات کو اپنے خدا کی رحمت سے اپنا دامن طلب بھرتا ہے اور دن کے وقت دوسروں میں نئے شیخ کی مستیاں تقسیم کرتا ہے" ([illegible]) ان پاکباز بندوں کے دن اور راتیں کیوں نہ پاک ہوں جو فرمان رسالتمآب ﷺ کے مطابق بعض فرشتوں سے بھی زیادہ اللہ کے ہاں قرب و وصل کی منازل پر فائز ہوتے ہیں۔ سنیے اور حضور امام الانبیاء ﷺ کا فرمان عالی شان سنیے!

﴿المؤمن اکرم علی اللّٰہ عزوجل من بعض ملائکتہ﴾

(ابن ماجہ، دوم، ابواب الفتن، باب المسلمون فی ذمۃ اللہ عزوجل۔ حدیث نمبر [illegible] عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: بندۂ مومن (ولی) اللہ کے ہاں بعض فرشتوں سے بھی زیادہ مقام رکھتا ہے۔

(1) حضور ﷺ کی سنت میں کامل ترین [illegible]

فجر کی اذان سے بندۂ مومن کے دن کے پروگرام کا آغاز ہوتا ہے۔ بقول اقبال

زندہ دل سے نہیں پوشیدہ ضمیر تقدیر
خواب میں دیکھتا ہے عالم نو کی تصویر
اور جب بانگ اذاں کرتی ہے بیدار اسے
کرتا ہے خواب میں دیکھی ہوئی دنیا تعمیر

معرفت کے پیکر قبلہ باولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نماز تہجد اور مراقبہ و دیگر اذکار سے فارغ ہو کر کبھی کبھی فجر کی سنت سے قبل سنت خیر الانام (ﷺ) کی اتباع میں دائیں پہلو پر استراحت فرماتے۔ فجر کی سنتوں اور فرائض کے مابین سورہ فاتحہ ۴۱ دفعہ پڑھ کر سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ کی تسبیح کرتے (کیونکہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے، میزان میں بھاری اور رحمٰن کو پیارے ہیں، سبحان اللہ وبحمدہ ـــــ بخاری و مسلم) نماز فجر باجماعت ادا کر کے طلوع آفتاب تک مراقبہ کرنا آپ کی عادت مبارکہ تھی۔ پھر بوقت اشراق دو اور کبھی چار رکعت نوافل ادا کرتے اور دو نفل برائے استخارہ بھی ادا فرماتے۔ ازاں بعد دو سے اڑھائی سیپارے تلاوت کرنا معمول تھا۔ نماز چاشت کے بعد انتہائی قلیل مقدار میں ناشتہ تناول فرماتے۔ پھر زائرین و متوسلین کی خیر و دلجوئی فرماتے۔ ان امور سے فراغت کے بعد متابعت سنت میں کھانا تناول فرما کر (سنت) قیلولہ ادا کی جاتی۔

اذان ظہر کے ساتھ ہی اٹھ جاتے۔ نماز باجماعت کے بعد قرآن پاک بھی پڑھتے۔ بعد ازاں حاجتمندوں کی طرف نگاہ التفات فرماتے، کسی کیلئے پانی دم کیا جاتا، کبھی کبھار تعویذ بھی دیتے اور عموماً دعا دینے پر ہی اکتفا کرتے۔

نماز عصر کی چار سنتیں کبھی ترک نہ فرماتیں اور نماز باجماعت کے بعد عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کا ختم شریف پڑھتے نیز خواص کو بھی پڑھنے کی ترغیب و اجازت دیتے۔

باجماعت نماز مغرب کے بعد نماز اوابین ادا کرنا بھی آپ کا معمول تھا۔ پھر زائرین و مریدین کے لئے طعام کے انتظام کے بعد خود بھی قلیل مقدار میں تناول فرماتے۔

نماز عشاء کے بعد مراقبہ بھی آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ تبلیغی دوروں پر جاتے تو ہمیشہ مسجد میں قیام ہوتا۔ کیونکہ فرماتے کہ "میں اللہ کا مہمان ہوں لہٰذا اللہ کے گھر میں ہی قیام کروں گا۔"

مختصر آپ کے شب و روز کے معمولات ہر قسم کے گناہوں اور نفسانی آلائشوں سے پاک اور ذکر و فکر اور تبلیغ وغیرہ سے معمور تھے۔

قیوم زمانی حضور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پاک پر حاضری:

امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ وہ رفیع القدر جامع شخصیت ہیں جن کے بارے میں حضور امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا تھا

یکون فی امتی رجل یقال لہ صلۃ یدخل الجنۃ بشفاعتہ کذا و کذا (جمع الجوامع از علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ)

ترجمہ: میری امت میں ایک ایسا شخص ہوگا جسے "صلہ" کہا جائے گا۔ اس کی شفاعت سے اتنے اتنے جنت میں داخل ہوں گے۔

"صلہ" ملانے والے کو کہتے ہیں۔ چونکہ مجدد پاک نے اہل باطن اور اہل ظاہر کو ایک دوسرے سے ملا دیا اس لئے آپ کو صلہ کہا گیا۔ آپ خود تصریح فرماتے ہیں۔

﴿الحمد للّٰہ الذی جعلنی صلۃ بین البحرین و مصلحا بین الفئتین﴾

ترجمہ: حمد اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے دو سمندروں کو ملانے والا اور جماعتوں میں اصلاح کرنے والا بنایا۔

صوفیائے نقشبند خصوصیت سے حضور مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے گہری و والہانہ عقیدت رکھتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں حاضری کو اپنے لئے سعادت گردانتے ہیں۔ خواجہ خواجگان خواجہ فقیر محمد چوراہی علیہ الرحمۃ بھی اسی قسم کے جذبات سے لبریز تھے اور ہر سال قافلے کی صورت میں مجدد پاک کے سالانہ عرس مبارک (سرہند شریف) میں حاضری دیتے تھے۔ سرہند شریف پہنچ کر صرف آپ کے مرقد انور کے سامنے قدمین شریفین کی جانب بیٹھا کرتے اور حضور امام ربانی کی بارگاہ کے خادموں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کو لازم جانتے تھے۔ یعنی آپ کا مجدد پاک سے تعلق نہایت نیاز مندانہ و عاجزانہ تھا۔

باواجی علیہ الرحمۃ کے خلفائے عظام:

قرباں تیری آنکھوں کے ، اے ساقی میخانہ
جس پر بھی نظر ڈالی ، بے خوار بنا ڈالا
جو ظرف لیے آیا ، جاناں ! تیری محفل میں
وہ بوند سے رندوں کا سردار بنا ڈالا

قبلہ باواجی سرکار علیہ الرحمۃ کا شمار ان اکابر اولیاء اللہ میں ہوتا ہے جن کی نسبت اور توجہ خاص بڑی بڑی منازل کو آنِ واحد میں طے کرا سکتی تھی اور آپ کے خلفاء اس حقیقت کے آئینہ دار تھے۔ خصوصاً آپ کے مرید و مراد محبوب سبحانی، قیوم دورانی حضرت پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی (علی پور شریف) آپ کی نیض نگاہ سے روشن وہ عظیم ماہتاب ہیں جنہوں نے اپنے "انوار لاثانی" سے ایک جہاں کو منور کیا اور کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ چند مزید خلفاء کے اسمائے گرامی حصول برکت کے لئے تحریر کئے جاتے ہیں۔

۱۔۔۔ امیر ملت حافظ جماعت علی شاہ علی پوری
۲۔۔۔ خواجہ محمد خان عالم باؤلی شریف
۳۔۔۔ خواجہ غلام محی الدین باؤلی شریف
۴۔۔۔ حافظ عبدالکریم صاحب عیدگاہ راولپنڈی
۵۔۔۔ مولوی غلام محمد بگوی ثم لاہوری
۶۔۔۔ مولوی غلام نبی قریشی چک قریشیاں
۷۔۔۔ مولوی محمد حسن گجرات
۸۔۔۔ مولوی غلام یوسف
۹۔۔۔ راجہ شیر باز خاں موضع بڑکی ضلع گوجر خان (علیہم الرحمۃ)

سانحہ وصال: مرد کامل کی موت کو لفظ وصال سے تعبیر کیا جاتا ہے کیونکہ یہ وفات دراصل "وصل محبوب" کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ اور غالباً اسی حضور انور نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا تھا کہ۔

﴿ تحفۃ المؤمن الموت ﴾ (جامع صغیر)

ترجمہ: یعنی موت مومن کے لئے تحفہ ہے

چنانچہ اہلِ عشق دل ہی دل میں موت کے آرزو مند رہتے ہیں، اس لئے نہیں کہ دنیوی آلام و مصائب سے نجات مل سکے بلکہ دیدارِ یار کے لئے کہ یہی ان کا مقصدِ حیات ہوتا ہے۔

حضرت باواجی علیہ الرحمۃ کا وصال ۲۹۔ محرم الحرام بمطابق یکم جولائی ۱۸۹۸ء بروز جمعرات عصر کے مابین ہوا۔ آپ نے سو برس سے زیادہ عمر پائی۔ آپ کا مزار پر انوار چورہ شریف ضلع اٹک میں مرجع خلائق ہے تبھی دامن آپ کے در اقدس پر حاضری دیتے ہیں اور اپنا دامن گوہر مراد سے بھر کر لوٹتے ہیں۔

☆---☆---☆

﴿حضرت پیر محمد اسلم قادری علیہ الرحمۃ کا سانحہ وصال﴾

یہ خبر اہلسنت و جماعت کے لئے ازحد غم انگیز ہے کہ حامی سنت ماحی بدعت، مخزنِ علم و عرفان حضرت پیر محمد اسلم قادری سجادہ نشین قادریہ نیک آباد مراڑیاں شریف) متصل گجرات بھی عالم فانی سے کوچ فرما گئے۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

آپ کم گو اور گوشہ نشین ہونے کے باوجود وقت کے تقاضوں سے خوب واقف تھے، اسی لئے پورے اخلاص سے دین حق کی خدمت میں آخر تک سرگرم رہے۔ طلباء و طالبات کی تعلیم و تربیت کے لئے جو دینی ادارے آپ نے قائم کئے ان کی افادیت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اپنے انداز کی وہ ایک نادر روزگار شخصیت تھی اور ان کے سانحہ وصال سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پر کرنا آسان نہیں۔ خداوند کریم اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عظیم شخصیت کے علمی و عرفانی فیضان میں ہزار در ہزار برکات پیدا فرمائے۔ ان کے وارثان خصوصاً مفتی اعظم پاکستان حضرت پیر مفتی محمد اشرف اور قائد اہل سنت پیر محمد افضل قادری مدظلہ العالی بیش از بیش خصوصیات بخشے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے پیارے نبی ﷺ کا فرمان
یزید کے بارے میں

❁...... لَا یَزَالُ اَمْرُ اُمَّتِیْ قَائِمًا بِالْقِسْطِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَوَّلُ مَنْ یَّثْلِمُهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّةَ یُقَالُ لَهٗ یَزِیْدُ (مسند فردوس دیلمی، تطہیر الجنان، صواعق محرقہ)

ترجمہ: میری امت کا معاملہ حق وانصاف پر قائم رہے گا کہ ایک شخص رخنہ اندازی کرے گا جس کا نام یزید ہوگا۔

❁...... اَوَّلُ مَنْ یُّبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّةَ یُقَالُ لَهٗ یَزِیْدُ (البدایہ والنہایہ، تاریخ الخلفاء، ماثبت من السنہ)

ترجمہ: ”سب سے پہلے میرے طریقے کو جو بدلے گا بنی امیہ کا شخص ہوگا جس کو یزید کہا جائے گا“

ادارہ

Monthly Mujillah Al-Haqiqa
March 2004
Reg. NO. C.P.L 590

یارب العلمین جل جلالہ

یا رحمۃ للعلمین ﷺ

قطب الاقطاب، شیخ الاسلام

قدس سرہ النورانی

حضرت خواجہ فقیر محمدؒ چوراہی

نقشبندی مجددی چوراہی

کا 110 واں سالانہ

عرس مبارک

بتاریخ

13-14 مارچ

2004ء

ہفتہ، اتوار

بمقام

آستانہ عالیہ چورہ شریف ضلع اٹک

زیر صدارت

حضرت پیر محمد بدرالدجیٰ فاروقی مدظلہ العالی

مرکزی سجادہ نشین آستانہ عالیہ چورہ شریف ضلع اٹک